

شرح چند سالانه

یوں سے وورو پیہ
 دیہ رو پیہ
 را و مالک غیر سے .. سواد و زپیہ
 مار لیجھا کے اشاعت
 انگریزی ماہ کی یکم و ۱۶ کو بھیج
 بنی ہے شائع ہونا ہے
 فی پرچہ

شمس الاسلام
جریڈہ
مدنی - ظہور احمد گوبی
1992

حُرید

مدنی - ظہور احمد بکون

اغراض و مقاصد

- ۱۔ صحیح اسلامی اصولوں کے ماتحت
مسلم فوج اٹوکی عسکری تنظیم
۲۔ تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
۳۔ اجیاد اشاعت علوم دینیہ و دینیہ
دارالعلوم عسکریہ
۴۔ اصلاح رسوم و بائبل و شریعت
اسلامیہ

۲۲۰۲۱۰

بھیرہ پنجاب ۲۲ صفر المظفر ۱۳۵۹ مطابق یکم اپریل ۱۹۴۰ء

جلد ۱۱

| صفحہ | فہرست مصنامین | بہشتیار |
|------|--|---|
| ۲ | از منشی نذیر حسین کاتب | ۱ جلسہ مرکزیہ حزب الانصار کا سالانہ عظیم الشان اجتماع |
| ۳ | حضرت مولانا شاہ محمد علی صاحب بکھڑی | ۲ حدیث عشق |
| ۵ | ادارہ | ۳ ملاحظات |
| ۸ | ادارہ | ۴ ٹیکسلا کی مسجد پر شیعوں کی پورش |
| ۹ | از انجمن خدام الاسلام ویروال | ۵ القول الیصح فی اثبات حیات المسیح |
| ۱۱ | از جناب مولانا محمد انبیر صاحب کوٹلوی | ۶ دور نگا مشرقی |
| ۱۶ | جناب مومن سرحدی | ۷ بیلچہ یوں کے چند دھوکے اور انکے جواب |
| ۲۲ | ابوالمحانی علامہ تاج الدین احمد رضا لاہوری | ۸ نیا خطرہ |
| ۲۴ | ر (ادارہ) | ۹ سرسکندر اور مشرقی |
| ۲۰ | ر (ماخوذ) | ۱۰ خاکسار اور مسلم لیگ |
| ۲۵ | جناب مولوی عبید اللہ صاحب اترسری | ۱۱ عجائبات مذہب شیعہ |
| ۳۱ | مسجد کمیٹی ٹیکسلا | ۱۲ مسیحی عنایت شاہی ٹیکسلا |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجلس مرکزیہ حزب الانصار کا عظیم الشان اجتماع

بمشتافاں حدیث خواجہ بدر و جنین اور
تصرف مائے پنهانش بحیثیت شکار آمد
(از منشی نذر حسین کاتب دفتر حزب الانصار بھیرہ)

والے چند افراد ابھی دنیا میں موجود ہیں جن کے پاس آفاقے نامداری
علیہ وسلم کی و امانت محبت کا سرمایہ موجود ہے اور جن پر ایمان صدیق
اور قوت حیدر علی کے راز منکشف ہیں۔

مختط الرجال کے اس دور میں جبکہ پنجاب کے شمالی علاقہ
کے مسلمان جمالت اور رسم و رواج کے پھندوں میں بری طرح گرفتار
تھے حزب الانصار بھیرہ کا قیام آبجیات سے کم نہیں اور خصوصاً
مولانا ظہور احمد صاحب گوی امیر مجلس کا وجود گرامی اس علاقہ کے
سنی مسلمانوں کے لئے ایک بے بہا نعمت ہے جنکی تبلیغی سرگرمیوں
سے اس علاقہ کے لوگ رض و پخت کو چھوڑ کر مذہب حقہ سرور شناس
ہو چکے ہیں اور العظیم الشان سالانہ کانفرنس بھی مولانا موصوف ہی
کی مہربان منت میں جن کی پر رونق مجالس میں مسلمانوں کو اسوہ رسول
پر عمل پیرا ہونے اور ہر باطل فرقہ کی دجالانہ چال بازیوں سے آگاہ
رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

چنانچہ اس دفعہ کا سالانہ جلسہ حسب معمول ایک نرالی شان و
شوکت کا حامل رہا ۱۵ مارچ جمعہ کے دن کو سالانہ گزشتہ کے
پروگرام کی طرح ۱۰ بجے ریلوے سٹیشن پر علمائے کرام کے استقبال
کیلئے ہزاروں مسلمان موجود تھے۔ علماء کرام کے سٹیشن پر تشریف فرما
ہونے کے بعد تقریباً نصف میل لمبا جلوس مرتب کیا گیا کئی عقیدت مند
نوجوانوں نے گنگا بازی اور مختلف جسمانی کرتبوں سے جلوس کی
رونق میں اضافہ کیا۔ نعت خوانوں نے دربار رسالت میں نعت و سلام

حسب الاعلان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء کو جامع مسجد بھیرہ
کے کشادہ صحن میں حزب الانصار کی دسویں سالانہ کانفرنس کا
انعقاد ہوا۔ اسال بھی شمع رسالت کے پروانوں نے اشتیاق و
محبت کا ثبوت دیتے ہوئے کثیر تعداد میں شامل ہو کر اس
مبارک اجتماع کو کامیاب بنایا۔ اور پنجاب کے اکثر اضلاع کے
علاوہ دوسرے علاقوں سے بھی کئی سعید روحوں نے اس جگہ پہنچ کر
مواعظ حسد سے روحانی تسکین کا سامان ہم پہنچایا۔

آزادی کے اس دور میں جب کہ اسلاف کے شععار کو محفوظ
رکھنا بے حد دشوار ہو گیا ہے اور آج جبکہ شیطان کی ذر سینت
قلب مومنین سے اس پاکیزہ اور مقدس شخیل کو نکال کر بے راہ روی
اور غربانی کی تعلیم دینے پر تلی ہوئی ہے۔ اور جبکہ حق کے سپاہیوں
کو تنہا اور استہزا کا نشانہ بنایا جاتا ہے ملت کے چارہ سازوں
کا قوم کو انہوائے خطرات سے آگاہ نہ کرنا ناقابل معافی جرم ہے
اس زمانہ میں کچھ لوگ تو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے سینے اپنے
آقا و مولانا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہو جائیں اور
ان کے دلوں کی دنیا ویران ہو کر اور اپنے بزرگوں کے اطوار سے
بیگانہ ہو کر ہمیشہ کے لئے سکون ناپا آشنا ہو جائے۔ اور ان دلوں
میں جو کہ توحید الہی کا مرجع ہیں۔ بد اعتقادی اور غیر اللہ کی غلامی
کے صتمکد سے آباد کر دئے جائیں۔

لیکن اللہ کے فضل و کرم سے اس طاعنوں لشکر کی سرکوبی کرنے

کے تمام تقاریر کو نہایت امن و سکون سے اپنی اپنی جگہ پر سنتے تھے اس کے علاوہ جامع مسجد میں جلسہ کے ایام میں بجلی کی روشنی کا عمدہ انتظام تھا۔ شیخ کو بجلی کے مختلف رنگ کے نقشوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔

گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے چونکہ فوجی منظر اور پرانیادیاں عائد کر دی گئی تھیں اسکی وجہ سے جلسہ کے موقع پر فوجی مظاہرہ نہ ہو سکا۔ اور بریجات سے فوج محمدی کے رضا کاروں کی جماعتیں بھیرہ نہ پہنچ سکیں۔

حسب ذیل علمائے کرام و رہنما یں عظام نے اس کانفرنس میں تشریف لاکر کارکنان حزب الانصار کی حوصلہ افزائی فرمائی

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب سجادہ نشین کوٹ مومن، حضرت شیر محمد صاحب سجادہ نشین ٹنڈو محمد دوم، حضرت صاحبزادہ محمد محبوب الرسول صاحب لہٹی، جناب غلام فرید صاحب سجادہ نشین منگور، حکیم جاذب پیر حرن پیر احمد صاحب خوشاب، مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی، مولانا محمد بشیر صاحب کوٹلوی، مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی لہٹان، مولانا لال حسین صاحب اختر، علامہ ابوالمعانی تاج الدین احمد صاحب تاج لاہوری، مولانا محمد عبداللہ صاحب مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر حزب الانصار رائے پور، راجندر سنگھ پٹو، مولانا ابوسعید محمد شفیق صاحب، مولانا محمد اشرف صاحب ہزاروی، مولانا عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد لاہور چچا وانی، مولانا پیرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی، خطیب الملت مولانا مولابخش صاحب، مولانا قاری عبدالرحمن صاحب دیوبندی، مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی، مولانا پیر شیر شاہ صاحب خوشابی، مولانا خان محمد صاحب، مولانا عبدالحق صاحب ہزاروی، مولانا محمد عبداللہ صاحب ہزاروی، مولانا مشتاق احمد صاحب، مولوی عبد الحمید صاحب رائے پوری، مولانا احمد الدین صاحب گنجیالوی، مولانا محمد منظر الدین صاحب گورداسپوری۔

کانفرنس میں تصور کے سنی مسلمانوں کے ساتھ متحدہ دلی کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت کے ناواقف اندیشہ ان اقدام اور حکام

کے تحفہ پیش کئے، شہر بھیرہ کے بازاروں کو اس روز حضرت علماء کی آمد کی تقریب کی وجہ سے خوب فرین کیا گیا تھا۔ اور شہر کے عقیدت مند سنیوں نے راستہ میں قسم قسم کے پھولوں سے راستہ محرابیں اور راستی قطعات آویزاں کئے

ارنجی کے قریب جلوس جامع مسجد میں پہنچا۔ اور جمعہ کی نماز مولانا محمد بہاء الحق صاحب قاسمی نے پڑھائی۔ آپ نے نہایت شیریں لہجہ میں خطبہ دینے کے بعد جدید فرقوں کی زہریلی اور تباہ کن پالیسیوں اور ان کے خطرناک عزائم سے حاضرین کو آگاہ فرمایا۔ اور سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر عالمانہ وعظ فرمایا آپ کے بعد مولانا مولوی مولابخش صاحب نے حضرت صاحبزادہ غلام محمد صاحب سجادہ نشین کوٹ مومن تشریف کا پیغام سنایا۔ جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے حزب الانصار کے مقاصد سے بہرہ رسی اور خاکساروں کے کفریہ عقائد سے ہزاری کا اظہار فرمایا۔ اور نماز عصر کے بعد اجلاس پنچر فوجی ختم ہوا۔ اس کے بعد رات کے اجلاس میں مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے چند واقعات سن کر مسلمانوں کو اپنے پیارے ہقا کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دلائی

دوسرے روز صبح ۱۰ بجے مولانا حبیب الرحمن صاحب لاہوری اور مولانا محمد بشیر صاحب کوٹلوی، مولانا محمد منظر الدین صاحب اور مولانا لال حسین صاحب اختر تشریف لائے چنانچہ عصر سے پہلے اور رات کے اجلاس میں مولانا موصوف کے سیاسی نکات، اور بلند پایہ اشادات گرامی کو سنتے زیر دست اختراع مولانا عبد العزیز صاحب دیہاتوں کی سادہ زبان میں گاؤں کے رہنے والے سادہ لوح سنیوں کو فرض و میراثیت کے دامن فریب سے بچنے کی تلقین کی آپ کی تقریر دو گھنٹہ تک نہایت عجیب پیرایہ میں جاری رہی ساتھ ہی مولوی عبدالرحیم صاحب کے نعتیہ کلام اور مولانا تاج الدین احمد صاحب کی طبعزاد قومی نظموں نے حاضرین کے دلوں کو سجدہ مخلوط کیا۔ سالہ سال کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے آہ بکرا بصورت رلاؤڈ پسیدہ کا بھی انتظام کیا گیا جس سے حاضرین بغیر کسی تکلیف

کئی مؤثر تقاریر کے بعد جلسہ دعائے خیر کے ساتھ ختم ہوا۔
اس دفعہ بھی سترہ روز تمام مہمانوں کی خورد و نوش اور مالش
کا بلا معاوضہ انتظام نہایت اعلیٰ پایہ پر رہا جملہ کارکنان نے
نہایت محنت اور جفا فاشی سے اپنے اپنے فرائض کو سر انجام دیا۔
مہمانوں کی تعداد پانچ ہزار سے کم نہ تھی۔ علاوہ ازیں شہر و
مضافات کے ہزار ہا اشخاص ہر اجلاس میں شامل ہو کر علماء و کرام
کے ارشادات سے مستفیض ہوتے رہے۔

کی شیعہ نوازی کے خلاف قراردادیں پاس ہوئیں۔ میکسل
میں مسجد عمارت شاہی کو منتقل کرنے اور سٹر ولیم ڈپٹی کمشنر
کے غیر منصفانہ احکام کے خلاف جو اس نے مسی پروتھم ۱۱
لگا کر اور مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکنے کے متعلق صادر
کر رکھے ہیں جملہ حاضرین و مندوبین میں نفرت اور رنج کے
جذبات موجود تھے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پنجاب کے
ذمہ دار حکام کو سٹر ولیم کی اس مداخلت فی الدین کی طوفان
دلائی گئی۔ اتوار کے دن مولانا لال حسین صاحب اختر مولانا محمد شہید

حادثہ عشق

غیر مطبوعہ کلام نارسا حضرت مولانا شاہ محمد علی صاحب بیٹ لوی ثم مکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ المتخلص بہ مولوی

ملک دل کردم خرابت اے شہ خوابان من
خوش بیا در جان من اے جان من جانان من
لایس فی قلبی سواک اے جنت و رضوان من
با ختم سرد موت اے گلستان من
باز گو از حال من با آن شبہ خوابان من
سایہ افکن بر سرم اے سنبل و سبحان من
الحدراے مدعی از تیغ خون افشان من
پر خدر باش اے رقیب از آتش سوزان من
محترم باش از خدا اے دیدہ گریان من
حسن بے پایاں تو از عشق بے پایاں من
جان و دل با دا فدایت اے گل خندان من
دود آہم را بہ بینی از کفن اے جان من
مرحبا یا مرجا اے درد من در مان من

نقد جان دادم بہایت اے مہ کنعان من
خانہ جاہم شد از اغیار خالی اے صنم
من نخواہم غیر تو ملک دو عالم گردہند
لاف عشق تو زخم گرنوں بیزی ہم رواست
یوسف گم گشتہ می جویم ندارم میل گل
لوئے غنبر کے خوش آید در دماغم اے عجب
برق آہ در دمن داں تیغ براں است تیز
آہ من گر سر کشد سوزد زمین و آسمان
ہم ششم شست نقش غیر از لوح دلم
صد قیامت گر رود سر گزینے گردد جدا
ملک دل ناراج کردی قصد جاہم ساختی
بگذری گر ناگماں بر ترستم اے فتانلم
عشق را صد مرجا بے گویم و گویم بیا

مولوی در عشق دادی دانش خود را بیا د

آفرین صد آفرین بر مہبت مردان من (مرسلہ فدائے سخن مرزا صابر بیٹا لوی)

ملاحظہ

زم و بزم

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور

فرمایا جو کلکتہ کے اجواء صحر جدید میں اور ٹریٹ کی صورت میں بکثرت شائع ہو چکا ہے۔

”جمیع مسلمان حق کے تلاش کنندہ کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک سال ہو کہ میں نے غایت اندیشی کے نوافیل کا مطالعہ کیا تھا اور اس کی دیگر تالیفات کو نہیں دیکھا تھا اور اس قول مفید میں کوئی اختلاف شروع مجھے معلوم نہیں ہوا تھا تو میں نے اس تحریک کی تائید میں ایک تحریر لکھ دی تھی مگر رمضان شریف ۱۳۵۸ھ میں کانپور گیا تو وہاں اسکی دیگر تالیفات کا جنہیں کفریات سمجھے ان کے مطالعہ کا اتفاق ہوا تو دوسری تحریر میں نے لکھی تھی پہلی تحریر سے جو عیاں تھا اور اپنی لاعلمی خاطر کی تھی۔ وہ تحریر لکھنے کے کسی اخبار میں چھپ گئی ہے اور آج کل اسکی تحریک کا مقصد متعدد رسائل میں جن کا نام مولوی کا غلط مذہب، نمبر و اطلع ہوئے ہیں مطالعہ کیا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکی تحریک میں ہندوؤں کی اپنے مذہب کی تفریق کیا تھ تحریک ہو سکتے ہیں اور اسکی نزدیک ہندو مذہب بھی حق ہے اور ان رسائل کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسکی غرض امرت مطلقہ ہے اور خود ابد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ضرورت نہیں انکی اطاعت ان کی زندگی تک محدود تھی اب نہیں۔

ان امور سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک سے اسلام کو مٹانا اور نیست نابود کرنا چاہتا ہے پس اسی حالت میں اس تحریک میں شرکت کرنا اسلام کی تہ و شمی کرنا ہے ہندو پیرہ دوبارہ تحریر کرتا ہوں کہ پہلی تحریر جو تاج خاں کا میں تھی وہ غلط ہے اس سے رجوع کرتا ہوں۔ اور وہ لوگ (یعنی خاں صاحب) اس تحریر کو بار بار چھاپ رہے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں لہذا جمیع مسلمان جو حق کی تلاش کرتے ہیں ان سے عرض کرتا ہوں کہ میری اس تحریر کو صحیح سمجھیں بلکہ اس تحریر کو صحیح مانیں میں پہلی تحریر سے رجوع کرتا ہوں۔

رشتاق احمد خان عفا عنہ الصمد لقلم خود ۸ محرم ۱۳۵۹ھ

حزب الانصار کے مبلغین کی مساعی جمیلہ مولانا منیر شاہ

قارئین کے اصرار پر جریدہ مذاہدہ تقطیع پر سالہ کی صورت میں شائع ہو رہا ہے تاکہ سال بھر کے سالوں کی جلد بندی موزوں طریقہ سے ہو سکے اور ہر پرچہ محفوظ رہ سکے، کاغذ کی گرانی اور مصارف میں اضافہ کی بنا پر جریدہ کے سالانہ چندہ میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ امید ہے کہ قارئین ہماری شکلات کو محسوس کرتے ہوئے جریدہ کی اعانت و توسیع اشاعت میں پہلے سے زیادہ حصہ لیکر ممنون فرمائیں گے۔

امیر حزب الانصار کا دورہ ماہ فروری و مارچ میں حضرت

نقیر، جالندھر، لدھیانہ، دہلی، کانپور، کلکتہ، کرشن نگر اور دھاکہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ سرحد آپ کے مواعظ حسنہ سے مدد پا کر خاں صاحب ہوئے۔ آپ کی کامیاب تقریروں نے سرحد کے مسلمانوں میں عملی زندگی پیدا کر دی۔ کلکتہ، کانپور، دھاکہ و دیگر مقامات پر فوج محمدی کی جماعتیں قائم ہوئیں مسیون نامور اکابر نے خاں صاحب سے بھاری کا اعلان کیا کئی علماء، جو خاں صاحب سے قرب کا شکار ہو چکے تھے، اصل حقیقت کا انکشاف ہو گیا چونکہ حضرت امیر اپنے سفر کے مفصل کو الف کا اشتہار و اعلان ضروری نہیں سمجھتے اس لئے سفر کے مفصل حالات درج نہیں ہو سکتے آپ کا یہ تبلیغی نقطہ نگاہ سے بے حد کامیاب رہا۔

مولانا مشتاق احمد صاحب کانپوری کا اعلان حق

کانپور غلط فہمی کی بنا پر خاں صاحب کی تحریک کی حمایت کا اعلان فرما چکے تھے الحمد للہ کہ امیر حزب الانصار کی تبادُل خیالات اور خاں صاحب کی لچر کے بغیر مطالعہ کے بعد مولانا نے اپنی سابقہ تحریر سے رجوع فرمالیا۔ اور آپ نے حزب ذیل جدید تحریری اعلان امیر حزب الانصار کے حوالہ

جماعت کے امیرین دلچسپی لے رہے ہیں۔

خواجہ عبدالرشید صاحب سوداگر بڑی اپنے ایک گرامی نامیہ پتھر فرماتے ہیں کہ ”آپ کے جانے کے بعد عصر جدید میں ہر روز خاکسار تحریک سے بزاری کے اعلان ہو رہے ہیں اس وقت لوگوں میں فوج محمدی کی تحریک قبول ہو رہی ہے۔

یوپی کی خبریں۔ ناظم تبلیغ فوج محمدی کان پور نے بعض اشاعت حسب ذیل تحریر ارسال کی ہے۔ کان پور ۲۲ مارچ سنہ بروز اتوار ۱۱ بجے دن میل ٹرین پر مولانا ظہور احمد صاحب بکوی کلکتہ سے تشریف لائے اسٹیشن پر احرار اسلام و اتحاد ملت کے کافی رضا کار موجود تھے جمعۃ العلماء کانپور کے جملہ ارکان اسٹیشن پر تشریف فرما تھے مجمع کئی نزار کا تھا جسوقت مولانا موصوف ٹرین سے باہر تشریف لائے حضرت مولانا محمد الیس صاحب نے

پھولوں کا ہار بنایا۔ چاروں طرف پھولوں کی بارش شروع ہو گئی اسٹیشن سے باہر جسوقت مولانا موصوف کو لایا گیا نیلی پوش و موشوش رضا کاروں نے سلامی دی آگے چلکر مولانا الیسوی اسٹیشن کی جانب سے معہ منیڈا بجے کے سلامی دی مولانا موصوف سیدھے مسجد میں تشریف لیگے جہاں نماز پڑھا اور اکیلی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ خاکسار جبکہ اسٹیشن پر گئے ہوئے تھے انہوں نے اپنی نماز مسلمانوں کو الگ پڑھی بیٹھنے حصہ لانگ بوٹ رجوتہ پہنے ہوئے تھے نماز کے بعد مولانا موصوف کو ایک جلوس کی شکل میں لایا گیا۔ موصوف موٹر پورٹی افروز تھے جلوس اسٹیشن سے اٹھ کر کچھ اجمال کی سڑک سے چوٹا ہوا مال روڈ بازار رام نرائش مشن روڈ موگل گنجی سڑک احاطہ مال میں ختم ہوا۔ جہاں پہنچکر مولانا نے شرکاء جلوس کا شکریہ ادا فرمایا آپ کے بعد محمد فاروق صاحب کرل نیلی پوش لے حملہ جاعتوں کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کا اعلان کیا۔

شب کو زیر صدارت حضرت مولانا ابوطاہر صاحب سجادہ نشین خانقاہ شریف جلسہ منعقد ہوا جلسہ میں بھی کافی مسلمان کانپور شریک ہوئے اندازہ لگانے پر معلوم ہوا کہ دس بارہ نزار کا مجمع تھا جگہ کی تنگی کی وجہ سے بہت سے افراد مسجد کے باہر کھڑے تقریریں رے تھے مولانا نے قریب ۱۲ گھنٹے تقریر فرمائی مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اگر کسی بھائی کو میری بات پر شک ہو تو وہ دریافت کر لیں میں اپنی طرف سے نہیں کر رہا ہوں عنایت اللہ شریکی کی جملہ تصانیف سے کہ رہا ہوں جو کہ شرفاً جائز ہیں۔ اپنے خاکساروں کو کھنچا طلب کر کے فرمایا کہ سنا اگر تم

صاحب نے اس عرصہ میں کم بیش اکیس دیہات کا دورہ فرمایا اور مولانا عبدالرحمن صاحب نے ساسی وال کے علاقہ اور پیڑوا و نجات و موضع مرید و چوہا سیدن ضلع جہلم میں حق کی آواز کو بلند کیا۔ مولانا حبیب اللہ صاحب انٹرسی نے مجلس دعوت الحق و حقانہ بھون کی ہدایت کے ماتحت مولانا عبدالجبار صاحب البوسری کے ہمراہ لاہور۔ لاہور چھاوٹی، اچھو، فیروز پور شہر فیروز پور چھاوٹی، جھار سسرہ، ٹوانہ۔ قصبہ بر والا سیدال۔ جیڈر گلان البوسر۔ جھٹنڈا وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور سرگدھا کا سیت کے نقشہ سر مسلمانوں کو خبردار کیا کئی خاکسار مولانا کے ماتحت پشاور آئے۔

سالانہ کانفرنس حزب الانصار کی دسویں سالانہ کانفرنس سید کامیاب رہی۔ اس کی مفصل کارروائی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔

سالانہ تبلیغی دورہ حضرت امیر حزب الانصار پرافت مولانا میر شاہ صاحب و مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی سالانہ تبلیغی دورہ پر ۲۵ مارچ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ دیہاتی مرکزوں میں شاندار تبلیغی جلسے کرنا پروگرام مرتب ہو چکے چاہے ضلع شاہ پور، پیڑ غز، ضلع گجرات، ابن آباد و سکھیکلی ضلع گجرات والہ۔ دار بڑن، ضلع شیو پور، جٹیوٹ ضلع جھنگ، ایسی ضلع ضلع میانوالی، لہہ و بھیلوال ضلع جہلم۔ اراضی۔ بھکر ڈال، راولپنڈی وغیرہ مقامات کے دورہ سے فارغ ہو کر ماہ اپریل کے آخر میں آپ بھیر میں مراجعت فرماؤ گے سندھ کی خبریں۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب سجادہ نشین ترک و قاضی و محتسب فوج محمدی نے صوبہ سندھ کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ آپ کی مساعی جیلہ سحرینا پور ضلع جیکب آباد، کندھ کوٹ، کشمور کراچی و دیگر مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

بنگال کی خبریں۔ ڈھاکہ سے جناب عبدالرحمن صاحب ناظم فوج محمدی اطلاع دیتے ہیں کہ لوگ دھڑا دھڑا جماعت میں شامل ہو رہے ہیں جناب ڈاکٹر محمد شمس الدین صاحب ایم اے بی ایل (و غیرہ) پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسارین فوج محمدی کیلئے کافی جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ بہ نشان بہت جلد روانہ کریں فوج محمدی کی تحریک سید کامیاب ہو رہی ہے کلکتہ میں فوج محمدی کا دفتر زکریا سٹریٹ میں قائم ہو چکا ہے قاری حکیم عبدالرحمن صاحب اس کے ناظم مقرر ہوئے ہیں۔ خواجہ عبدالرشید صاحب حکیم سکندرقاہ صاحب مولانا عبدالغنی صاحب و دیگر اکابر

چنیوٹ میں فوج محمدی کی جماعت قائم ہو چکی ہے جس میں سنی نوجوان شامل ہو رہے ہیں ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ کی سرپرستی درکار ہے۔

چنیوٹ میں شیعوں کے پیش نماز کا قبول اسلام
سید غلام حیدر شاہ صاحب ولد سید امام شاہ نقوی البخاری سابق پیش نماز

شیعان چنیوٹ کا ایک دستخطی توبہ نامہ موصول ہوا ہے صاحب ممدوح تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ اعلان کر دیں کہیں آج سے طرہٴ اہل شیعہ کو ترک کرتا ہوں کیونکہ شیعہ صحابہ کرام اور جناب پیران پر غوث اعظم پر سب کرتے ہیں۔ لہذا میں ایسے ذریعے توبہ کرتا ہوں“

تعلیم الاسلام حرب الانصار کی سرپرستی میں دارالعلوم عزیزیہ جامع مسجد بھیرہ۔ مدرسہ عربیہ دارالترن مدرسہ نعمانیہ کمرہ پکا کامیابی سے جاری ہیں۔ ان مدارس میں مجموعی طور پر دوسو سے زائد طلبہ دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

فوج محمدی کے سپاہیوں کو ہدایات

— ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ کا اعلان —
۲۸ فروری سے حکومت پنجاب نے فوجی ڈول اور فوجی مارچنگ وغیرہ کی ممانعت کے احکام نافذ کر دیے ہیں، اس کے ناگہم ثانی صوبہ پنجاب کے حدود کے اندر تمام جماعتیں ان امور سے محبت ہیں اور حکومت کیساتھ کسی قسم کا ٹکراؤ پیدا نہ کریں صوبہ پنجاب کے باہر کی جماعتیں حب و ستور سابق و تکرار کے مطابق سابقہ لائحہ عمل پر کاربند ہیں۔ پنجاب کی جماعتیں اپنی سرگرمیاں خدمت خلق، ترغیب صلوات، اصلاح رسوم اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت تک محدود رکھیں۔

جن حضرات کی میعاد خیرداری ختم ہو چکی ہے وہ حضرات چندہ بذریعہ مینی آرڈر ارسال فرمائیں۔ نمونہ طلب کر لیا لے حضرت بھی اپنے عزیز سے مطلع فرمائیں۔ بیخبر

نوجوان نظام مسلمانوں کے اندر بنانا چاہتے ہو تو آؤ۔ میں تم کو دعوت دیتا ہوں۔ فوج محمدی میں شامل ہو جاؤ۔ جلسہ قریب ۱۲ بجے ختم ہوا۔ بعد میں بہت سے مسلمانوں نے اپنا نام فوج محمدی میں لکھوایا اور خاکساروں کے ایک سالار نے بھی توبہ کر کے فوج محمدی میں نام درج کر لیا۔ ۴ مارچ کی صبح مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں فوج محمدی کانپور کی تشکیل ہوئی۔ امیر العسکر فوج محمدی کانپور حضرت مولانا محمد لوئیس صاحب نامزد ہوئے۔

لکھنؤ۔ سید امیر حسن صاحب ناظم تبلیغ فوج محمدی لکھنؤ۔ اور ماسٹر محمد اسحاق صاحب امیر العسکر کی مساعی جمیلہ سے فوج محمدی میں لوگ دھڑا دھڑا شامل ہو رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ حضرت امیر حرب الانصار لکھنؤ تشریف نہ لے جاسکے۔ جبکی بنا پر وہاں کے کارکنوں کو سید یا یوسی ہوئی۔ امید ہے کہ حضرت ممدوح ماہی میں لکھنؤ تشریف لے جا کر اپنے مواعظ حسنہ سے وہاں کے لوگوں کو مستفیض فرمائیں گے۔

بھکڑال (ضلع راولپنڈی) فاضلی سلطان محمود صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ فوج محمدی کے انصار کی جماعت ترقی پذیر ہے۔ الاحرم کو جماعت کی سرپرستی میں شاندار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا فاضلی محمد حسن صاحب و فاضلی محمد اکرم صاحب کی مساعی جمیلہ سے بھکڑال راجگان میں بھی جماعت قائم ہو گئی راجہ شہت علی خان صاحب دیگر اکابر نے انصاف میں شمولیت کا وعدہ فرمایا۔

اسرائیلی (ضلع راولپنڈی) فاضلی عبدالغفور صاحب صاحب امیر العسکر فوج محمدی علاقہ اراضی اطلاع دیتے ہیں کہ اراضی میں تیس انصاف بھرتی ہوئے ہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب جو پہلے خاکسار تھے۔ اب خاکساریت سے تائب ہو کر انصار بن چکے ہیں۔ علاقہ بھیر میں فوج محمدی کی جماعتوں کے قیام کی توقع پیدا ہو چکی ہے۔

ملکھیا ڈھ۔ عبدالرحمن صاحب گھڑی ساز تحریر فرماتے ہیں کہ فوج محمدی کا دستور العمل وغیرہ روانہ کیجئے۔ اس جگہ جماعت کے قیام کی سخت ضرورت ہے۔

چنیوٹ۔ سید منظور الحق صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ

ٹیکسلا کی مسجد پر شیعوں کی یورش

حکام کی ناعاقبت اندیشی و عدم تدبیر کا مظاہرہ

مسجد کو مقفل کر کے زیر دفعہ ۴۴۱ میں نماز پڑھنا حرم قرار دیدیا گیا

کہ اس طریقہ پر سختی سے کاربند ہیں ہمارے لئے بل بیٹھنے کیلئے صدارتی بیچ موجود ہیں ہم سیاسی پلیٹ فارم پر اسمبلی ہال میں یا اور کسیوں موقع پر اپنے مشترکہ مفاد کے تحفظ کے لئے اشتراک عمل پر کاربند ہو سکتے ہیں مگر ہمیں مساجد کو فتنہ پردازوں کا اٹھارنا بنانے سے محترز رہنا چاہیے اور غیر غائبوں کو سکون قلب کیساتھ نماز ادا کرنے کی آزادی کا حق سلب نہیں کرنا چاہیے ٹیکسلا کی مسجد کے معاملہ میں جہاں تک ہم نے تحقیقات کی ہے شیعوں کا مقصد نماز کا حق حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ وہ اس مسجد کو ایک سو سال کی عمریوں کے زیرِ نظام سے مکمل طور پر اپنے تصرف میں لیکر سنیوں کو بے دخل کرنا چاہتے ہیں نیز ان کا مقصد یہ ہے کہ سنیوں کو اس قدر پریشان کیا جائے کہ وہ

مسجد میں شیعوں کا حصہ تسلیم کر کے اس حصہ کی قیمت ادا کرنے پر راضی ہوں۔ اسی لئے شیعوں نے پندرہ سو روپیہ اپنے حصہ کی قیمت کا نام کر رکھا ہے مسجد ایک وقت ہے جسکی بیع شرعاً حرام ہے اور شیعوں کے اس مطالبہ کو تسلیم کرنے کے بعد پنجاب کی تمام مساجد خطرہ میں پڑ جائیں گی مسجد کیلئے کوئی نہ کوئی فرقہ شورش برپا کر کے اپنا حصہ طلب کرے گا اور غریب سنی اپنی تعمیر کردہ مسجد کیلئے غیروں کو نقد روپیہ ادا کر کے گلو خلاصی پر مجبور ہو جائیں گے

۵۔ امارچ سے علاقہ ٹیکسلا کے مسلمانوں نے حکومت کے ناجائز احکام کے خلاف مہم کا آغاز کر رکھا ہے صدر مسلمان نماز ادا کرنے کیلئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے گرفتار ہو چکے ہیں صوبہ سرحد اور پنجاب کے اضلاع میں ہر جگہ امنیت میں سبجان عظیم رونما ہو رہا ہے سنی اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے انتہائی قربانی پرتل چکے ہیں ایسے موقع پر مذمہ دارا کا براہ حکومت پنجاب کے ارکان کا فرض ہے کہ سنیوں کے جائز مطالبہ پر غور کر کے پنجاب کے سنیوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دور کریں ورنہ یہ تحریک غیر ذمہ دارانہ ماحضوں میں پڑ کر زیادہ خوفناک صورت اختیار کر سکتی ہے یہ تحریک جس سرعت کیساتھ تمام پنجاب میں پھیل رہی ہے اس کا صحیح اندازہ ابھی تک

اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ مسجد عنایت شامی ٹیکسلا کے بارہ میں ستر ولیم ڈی کشر اور لپڈی کے امنوشاک طرز عمل کی تفصیل درج ہو چکے ہیں سے سنیوں کی بے بسی سچا کی اور شیعوں کی منظم جدوجہد اور پنجاب میں انکی مذہبی بیداری کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے ہمارے سنی لیڈر رواداری کے جوش میں سنیوں کے حقوق کو ذبح کرنے پر آمادہ ہیں مگر سنیوں کے تیرہ منتخب شیعہ نمائندے پنجاب اسمبلی میں شیعوں کی سرکار، ونا جائزہ ادا کر کے حکومت پنجاب کے دائرہ علیا کو شدید نوازی پر مجبور کر رہے ہیں سنیوں کی زیادہ تر سنی لیڈر وہ ہیں جو خود کو کبھی نماز پڑھنا نہ ادا کرنے کیلئے مسجد میں جانا گوارا نہیں کرتے اور جنہیں نمازیوں کے آرام و سکون اور عبادت کی ادائیگی کے وقت مکمل اطمینان قلب کی اہمیت کا احساس نہیں ہو سکتا ایسے حضرات اسلامی احکام کو سمجھنے کے باوجود مساجد کے معاملہ میں خطرناک طریق سے غفلت اندازہ ہو کر اپنے عدم تدبیر کا بدترین مظاہرہ کرتے ہیں کہا جاتا ہے کہ مساجد کا دروازہ ہر فرقہ کیلئے کھلا رہنا چاہئے۔ مساجد میں نماز پڑھنے کا حق ہر جگہ کو کھلا ہے وغیرہ وغیرہ ہم ایسے حضرات سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ جو نماز گزار مسلمانوں اور مساجد کی تعمیر کرنے والے غریب مسلمانوں کی نمائندگی کا حق حاصل نہیں آپ غریب نمازیوں کی تکلیف سے آگاہ نہیں ہو سکتے مسجد کوئی اسمبلی ہال نہیں جہاں بھارت بھارت کی بولیاں بول کر حکام سرکار کیا جائے اور عبادت کے مختلف طریقوں کی اجازت دیکر ایک مسجد میں کئی اذہن اور کئی جماعتوں اور پھر ان جماعتوں کے درمیان باہمی کشیدگی کے احتمالات پیدا کئے جائیں ایسے لوگ دراصل مساجد کو اللہ کا راز رجانا چاہتے ہیں شیعوں کے ہاں تبرکات بھی عبادت کا درجہ حاصل ہو گیا ہمارے نام نہاد سنی زعماء یہ چاہتے ہیں کہ مساجد میں شیعوں کی تیرہ نوازی سنیوں کی ہمیشہ دل آزاری ہوتی رہے اور سنی و شیعہ کے تعلقات ہمیشہ کشیدہ رہیں پنجاب میں ہر فرقہ کی علیحدہ علیحدہ مساجد موجود ہیں ہر فرقہ کی مسجد میں دوسرے فرقہ کا آدمی داخل ہو کر اپنے مخصوص طریق سے عبادت کر لیا یہاں نہیں اسلامی فرقوں میں باہمی اتحاد و وحدت کے بقا کیلئے ضروری ہے

۶۔ حکومت نے سنیوں کی تمام المنیہ سے ہمہ اوقات کی تحریکوں کو ایسے موقع پر جبراً تشدد کا نشانہ بنادیا ہے

القول لصیح فی اثبات حیات المسیح

میزانیات

(از انجمن خدام الاسلام ندوۃ الطلبة دیروال)
بلسلا اشاعت گذشتہ

مغالطہ ۱

پاکٹ بک مزائیہ میں تفسیر خازن میں سے صرف قول التوفی حقیقۃ الموت ظاہر کر کے عوام الناس کو دھوکہ دیا ہے کہ انہی متوفیک کے معنی موت کے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ مفسر صاحب نے پانچ قول اور بھی نقل کئے ہیں جو مصنف پاکٹ بک کے خلاف تھے ان سب کو ایسا مضم کیا گیا ہے کہ ڈکار بھی نہیں لیا۔ اس قول کا بھی باقی حصہ یوں ہے، سنئے صاحب خازن لکھتے ہیں:-

انما وهب بن منبر یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تم ان الله توفی عیسیٰ ثلاث نے تین گھڑی کیلئے فوت کیا ساحات من الفسار تم پھر اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر کے احیاء تم رفع الیہ اپنی طرف اٹھالیا۔ اگر مان بھی لیں کہ انہی متوفیک کا معنی موت ہیں۔ تو اس کا جواب ابن عباس رض کے قول میں گذر چکا ہے اور صاحب خازن نے بھی وہی لکھا ہے بلکہ صاحب خازن تو بڑے زور سے حیات عیسیٰ ثابت کر رہے ہیں۔ لیکن پاکٹ والا صاحب قول اتنا ہی درج کرتا ہے جس سے اپنی طلب برآی ہے باقی قول کو مضم۔

مغالطہ ۲

پاکٹ مزائیہ میں تفسیر کبیر کا حوالہ توفی کے متعلق دیا ہے متوفیک اسی مقام عمرک فیندن اتوفاک فلا انکرکھم حتی یقتلوا لیکن نصف چھوڑ گئے آگے صاحب تفسیر فرماتے ہیں

تقبل انما افعالت الی یعنی تمام قول کا معنی یہ ہے کہ السمائی ومقبولک بملا فکلیک اور عیسیٰ میں تیری عمر لڑی کر کے وامون عن ان یتیمکولک (جو عمر خ کے پہلے متوفی یعنی آسمان کی طرف اٹھا لوں گا اور اپنے مقبرین ملائکہ کیساتھ ملا لوں گا اور ان یہود کے قتل وغیرہ سے بچا لوں گا) نیز امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے متعلق نو توجیہ پیش کی ہیں سب کی سب حیات پر اطرین الشمس میں فالنظر فیہن بالتدب ولا فکین من الخائنین

رفع کے معنی

جب باب رفع یرفع رفعاً میں سے کوئی لفظ استعمال کیا جاوے اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول جہارات میں سے ہو عرض نہ مواد آگے صلا الی مذکور مواد اس کا مجرور اسم ہر ج نہ ہو بلکہ ضمیر ہو جو فاعل کی طرف لوٹی ہو تو اس جگہ سوائے رفع جسمانی الی السما کے اور کچھ لینا سراسر غلطی اور نادانی ہے۔ ایسی جگہ میں سوائے رفع مذکور اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

دلیل دوم

وقتلہم اذ قتلنا المسیح اللہ تعالیٰ یہودی پر لعنت ہونے کے عیسیٰ بن مریم رسول اسباب ذکر کرتا ہے فرمایا سبھلہ ۱۱۱ وما قتلوا وما صلبوا ولكن شبرا لهم وان الذين اختلفوا فیه لفی شک منه ما لهم به علم الا اتباع اور نہ یہ صلوب کیا ہی لیکن شبہ

الظن وما قتلوه یقیناً بل پر گیا ہے راہوں نے سمجھا کہ
رفعه اللہ الیہ وکان ہم نے عیسیٰ بن مریم کو قتل
اللہ عن ذلک حکیم کیا۔ حالانکہ اس شخص کو قتل
کیا جو قتل کرنے آیا تھا۔ اور وہ لوگ جو خود قتل کرنے آئے تھے
وہ خود مختلف ہوتے۔ ان کو خود شک ہی انہوں نے عیسیٰ بن مریم
علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ اور
اللہ تعالیٰ غالب حکیم ہے۔

اس آیت میں خدائے ذوالجلال نے وہ وعدہ جو تیسرے
بارہ میں رفع جسمانی کے متعلق مذکور ہے پورا کر دکھایا اور ساتھ ہی
لوگوں کو اس بات کی بھی خبر دیدی کہ گوتم کو معلوم ہو گا یہ خرق عادت
کام ہے کیسے ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بہت زبردست حکیم و
حکیم کے سامنے یہ کام کوئی مشکل نہیں۔

یاد رہے کہ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے صفات علانیہ
طویر عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی ثابت کر دکھلایا کیونکہ آیت میں
مذکور ہے لوگ کہتے تھے ہم نے عیسیٰ کو قتل کر دیا اللہ تعالیٰ نے
فرمایا نہیں نہیں یہ خیال غلط ہے ما قتلوه وما صلیوہ یہ
تصرفی فعل علی المفعول ہے یعنی انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو
قتل نہیں کیا۔ اور نہ ہی مصلوب کیا بلکہ غیر کو کیا۔ اور ضمیر جو قتلوا
صلیوہ کا مفعول واقع ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جو
روح اور جسم دونوں سے مرکب ہے، راجع ہے اور رفعہ اللہ
کی ضمیر بھی اسی عیسیٰ کی طرف راجع ہے جس کا ذکر اوپر گزرا ہے
اعتراف رفع کے معنی بلندی مراتب کے ہیں جیسا کہ
تمام لوگوں کو سجدہ میں دعا کی تلقین ہے اللھم اغفر لی و
ارحم جنی ورفعتی الخ

جواب، اول تو ہم پہلی آیت میں رفع کے متعلق چند قیود
ایسے ذکر کر چکے ہیں جو رفع جسمانی کے سوائے کہیں نہیں پائے جاتے
دیگر اگر ہم مان بھی لیں کہ رفع درجات ہی مراد ہیں تو بھی کوئی مضائقہ
نہیں کیونکہ متوفیات ہم ثابت کر چکے ہیں کہ پورا لینے کے معنی
ہیں۔ اور مرزا صاحب کی کلام سے بھی یہی استنباط ہوتا ہے کہ

آسمان پر زندہ ہیں رفع بھی ہوا اور درجات بھی بلند ہوں۔
اگر ہم موت ہی مان لیں تو پھر یہودی کی مراد پوری ہو گئی وہ بھی
یہی چاہتے تھے اور خدا کا عزیز حکیم ہونا اور خدا کا وعدہ مطہر
من الذنوب کفر و کیا ثابت ہوا بلکہ یہودی کی مراد پوری ہو گئی
اور وہ اپنے ارادہ میں کامیاب بن گئے۔

یہودی کو اپنے ارادہ میں خاسر ٹھہرانا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو پورا
لینا زندہ اٹھانا یہی وعدہ بلا توقف تھا جو اللہ تعالیٰ نے
انہی متوفیات و سراخات میں ٹھہرایا تھا پس موت کے
معنی مجازی لینا ہرگز جائز نہیں۔

اعتراف رفع اللہ میں ضمیر مفعول کی عیسیٰ علیہ السلام بمع
جسم کے مراد نہیں بلکہ روح کی طرہ مرجع ہے
جواب، اول تو انتشار فی الضمائر لازم آیا کیونکہ ما قتلوه وما
صلیوہ میں ضمیر منصوب تو روح بمع جسم کی طرہ مراد ہیں محض
روح کی طرف ہوا اور یہی حاجۃ کے نزدیک ناجائز ہے اگر ہم مان ہی لیں
تو عیسیٰ علیہ السلام کو کون ہی فضیلت حاصل ہوئی یہ تو تمام لوگوں کے
لئے رفع ثابت ہے اور پہلی بات یہود والی بھی پوری ہوئی تو ثابت
ہوگا کہ یہ اعتراف بے بنیاد ہے۔

کشف التلبیس، مصنف مولانا سید ولایت حسین شاہ
صاحب دلیری یہ کتاب شیعوں
کے مشہور رسالہ نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا رسالہ
لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر نہراہ راستی نوجوانوں کی گمراہی کا باعث
بن چکا ہے شیعہ رؤسا کی طرف سے سینوں میں مغفقت تقسیم ہوتا
رہتا ہے شیعوں کی اس ظلمت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے
مہذب پیرایہ میں بلینے رد اس کتاب میں موجود ہے شیعوں کے
تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات دئے گئے ہیں۔

ہفتیت حصہ اول ۴ حصہ دوم ۶ حصہ سوم ۴ مکمل طلب کرنے
پر قیمت ۱۲
پتہ رینجر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

دورنگا شرعی

— ابو النور مولانا محمد شہید صاحب کولہوی

”مسٹر مشرقی کے جھوٹ کا پول“

مشرقی دیکھئے آنا ہے خضر کی صورت

اور حقیقت میں مرزا صاحب کا نہ صرف نبی و رسول ہونے بلکہ جملہ انبیاء سے ہنر ہونے کا دعویٰ ہے۔

مرزا صاحب کی اس دورنگی کی وجہ سے جو انہوں نے ایک خاص مصلحت کی غرض سے اختیار کی تھی اس کے اپنے مریدین میں بھی دورنگ نظر آ رہے ہیں بعض مریدین نے تو مرزا صاحب کی ختم نبوت کے انکار اور اپنی نبوت کے اقرار کی عباتیں لیں اور نادیدنی کہلانے لگے اور بعض نے ان کی عوام کو کھسیلانے کی غرض سے لکھی ہوئی عباتیں لیں اور لاہوری کہلانے لگے مگر افسوس کیسی نے بھی نہ سوچا کہ یہ شخص نبی یا محمدؐ بن نبی کیسے سکتا ہے جبکہ اس کے کلام میں اختلافات کثیر اور جھوٹ پایا جاتا ہے سچ ہے ع

”خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے“

ایمان کا ڈاکو حقیقت یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کا متنازع ایمان کو مٹنے کے لئے جو ڈاکو کبھی ظاہر ہوا ہے محافظین ملت حضرات علماء مسلمانوں کو متنبہ فرما دیتے۔ اور اس ڈاکو کے خیالات بد ایمان سوز معتقدات کا اظہار کرتے ہیں تاکہ ملت ایسے شیخاں سے کنارہ کش رہے مگر ڈاکو اپنے ارادہ میں کامیاب ہونے کیلئے دو کام کرتا ہے۔ ایک تو وہ دلائل چوکوال کوڑاٹے، کے مطابق محافظین ملت علماء کرام پر برسے لگتا ہے اور علماء کرام کو عوام کی نظروں سے گرا نا چاہتا ہے تاکہ عوام علماء کرام کی باتوں پر توجہ ہی نہ دیں۔ اور وہ بخوف موکر ڈاکو مارنے لگے۔ دوسرے وہ محض عوام کو کھسیلانے کی غرض سے اسلامی لباس میں ظاہر ہونے کی کوشش کرنے لگتا ہے اور اپنے ایمان سوز عقائد پر گرفت ہونے دیکھ کر جھوٹ بولنے اور غلط پراپیگنڈا کرنے لگتا ہے کہ میرے عقائد

اپنے ایماں سے ہیں سارے مسلمان شہید

موجودہ نئی تہذیب کے شہداء ہیں اس تہذیب سے سب سے بڑی چیز جو ملی ہے وہ غلط پراپیگنڈا اور اپنے ذاتی فائدہ کیلئے جھوٹ بول لینا ہے چنانچہ یہ چیز میں بڑے بڑے حاملان تہذیب میں نظر آ رہی ہے اسی تہذیب کی پیداوار مرزا غلام احمد قادیانی تھے جن کی نبوت بھی آج ہمیں قادیان میں سنا یا اسی تہذیب میں نہجی ہوئی نظر آ رہی ہے یہی وجہ ہے کہ اس نئے زمانہ کے نئے ”عاجی“ خدا اور ”عجی“ جسے نئے فرشتے والے نئے پیغمبر کے کلام میں اکثر اختلافات اور جھوٹ نظر آتے۔

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ ”خاتم النبیین“ پر دست درازی کی۔ اور خود بھی نبی بن بیٹھے مگر چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ صفت ایک ایسی مشہور اور زبان زد عوام ہے کہ اس پر دست اندازہ کر کے کسی دوسرے کا نبی بن بیٹھنا ایک سچے مسلمان کی نظر میں غباری اور کفر ہے اس لئے مرزا صاحب نے ”خاتم النبیین“ کے الٹ پلٹ معنے کرنے اور خود نبی و رسول بن بیٹھنے کے باوجود دورنگی اختیار کی۔ اور عوام کو کھسیلانے کی خاطر عوام کے سامنے ایسی تحریریں بھی پیش کر دیں۔ جن میں بظاہر ختم نبوت کا اقرار تھا تا کہ عوام ان کو مسلمان سمجھ کر ان کے دام میں آسانی سے آسکیں۔

یہی وجہ ہے کہ بالعموم مرزائی بھی عوام سے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ”اچھی صاحب! ہم کوئی ختم نبوت کے منکر تھوڑے سی ہیں ہم خود ختم نبوت کے منکر کو کافر کہتے ہیں“ مگر اہل بصیرت خوب سمجھتے ہیں کہ مرزا صاحب یا ان کے مریدین کا بظاہر ختم نبوت کا اقرار کرنا محض عوام کو کھسیلانے اور انہیں دھوکہ دینے کیلئے ہے اور بس

سکتا اور اس کا کوئی عمل بار آور اور مفید نہیں ہو سکتا۔ مگر مشرقی کے نزدیک عقیدہ و ایمان کوئی چیز نہیں بلکہ وہ لکھتا ہے کہ ”اسلام عمل ہے اور صرف عمل ہے جو عامل ہے اس کا عقیدہ بھی درست ہے نہیں بلکہ اس کو کسی عقیدہ یا زبانی قول کی ضرورت ہی نہیں“ (تذکرہ اردو دیباچہ صفحہ ۱۷)

مشرقی کی اس سحر سے ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص میں عمل پایا جاتا ہے وہ مسلمان ضرور ہے چاہے اس کے عقائد کیسے ہی گندے کیوں نہ ہوں۔ اس عبارت سے مرزا بھی مسلمان ثابت ہوتے ہیں مگر مسٹر مذکور کو جب یہ معلوم ہوا کہ علی العموم مسلمان مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں تو مسٹر نے جھوٹ پینازنگ بدلا ”جو جھوٹ کا پول“ میں بھی لکھ دیا کہ

”میرے نزدیک ختم نبوت پر سچے اور مکمل یقین کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا“ x x x میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سرمدی نبوت کو بشمولیت مرزا غلام احمد قادیانی جو نبی رسول ہونے کا دعویٰ کرے بعد اس کے دعویٰ نبوت کے کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں“ (جھوٹ کا پول صفحہ ۱۷)

اب اس گتھی کو کوئی خاکسار علامہ ہی سلجھائے کہ اسلام جب عمل اور صرف عمل ہی کا نام ہے اور جب عامل یعنی مسلم کے لئے کسی عقیدہ و ایمان کی ضرورت ہی نہیں تو اب اس ”جھوٹ کا پول“ کی عبارت کہ ختم نبوت پر یقین رکھنے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا“ کا کیا مطلب؟ اور اس ختم نبوت کا عقیدہ کھنے کی کیا ضرورت؟ تذکرہ میں تو علی الاطلاق یہ بیان کیا جائے کہ اسلام صرف عمل ہے عقیدہ کی ضرورت ہی نہیں“ مگر ترجیح یہ لکھا جائے کہ اسلام کے لئے ختم نبوت، پر یقین و ایمان کی بھی ضرورت ہے یقیناً اس دورنگی میں کوئی بھید ہے اور اس بھید سے مشرقی کا ختم ”مولوی“ ہی خوب واقف ہے ایک سادہ لوح شخص تو یہی سمجھے گا کہ مشرقی نے ایمان کی بات کہ ڈالی ہے مگر مولوی اس کی چالاک کی خوب سمجھتا ہے کہ یہ شخص مسلمان بلکہ مسلمانوں کے متاعِ ایمان پر اتھ

وہی عقائد اسلامیہ ہیں“ میں ایک سچا مسلمان ہوں“ کوئی نئی چیز نہیں پیش کرنے کا، وغیرہ وغیرہ اس جھوٹ اور غلط پراسیکٹڈ پر ممکن ہے بعض نادان پھیل پڑیں۔ مگر اہل دانش غریب سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ دھوکہ دہی کی خاطر ہے حقیقت میں یہ شخص اور یہ کچھ ہے۔

لباس خضر میں ہاں سینکڑوں رہن بھی پھرتے ہیں اگر رہنما ہوتے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر مسٹر مشرقی، موجودہ زمانہ میں نئی تہذیب کی پیداوار ایک فتنہ مسٹر عنایت اللہ مشرقی کی صورت میں نمودار ہوا ہے اس شخص نے اپنی رسوائی عالم کتاب تذکرہ اور دیگر کتب میں عقائد اسلامیہ کے خلاف وہ مرزہ سرائی کی ہے کہ تو یہ بھی بھلی۔ حضرات علماء کرام نے اس شخص کے عقائد باطلہ پر ملت کو مطلع کیا۔ تو اس چالاک نے اپنا الوسیدھا کرنے کی خاطر ایسی دو رنگی اختیار کی اور جھوٹ بولنے پر کمر باندھ لی کہ مرزا صاحب کے بھی کان کتر لئے مسٹر مشرقی نے علماء کرام کی گرفت پر ایک ٹریکٹ بعنوان ”جھوٹ کا پول“ شائع کیا ہے جس میں باوجود عقائد اسلامیہ پر کھلے بندوں حملے کر چکے کے عوام کی نظروں میں خاک ڈالنے کیلئے اپنے تئیں ایک سچے مسلمان کی طرح عقائد اسلامیہ پر یقین رکھنے والا ظاہر کرنے کی کوشش کی تو مگر ردنا و عاقل سمجھ سکتا ہے کہ مسٹر مذکور کا یہ کارنامہ اس کے جل و فریب اور اس کی دو رنگی پر ہی محمول ہو سکتا ہے اور اس کے عقائد اسلامیہ پر کھلے طور حملے کر چکے کے بعد آج ان عقائد کا اقرار کھلے نیک بنتی پر سرگز محمول نہیں ہو سکتا تاؤ فتنہ کہ وہ اپنے پہلے لکھے ہوئے عقائد باطلہ سے بصدرِ دل اعلانیہ ثابت نہ ہو۔

مسٹر مذکور کی دھوکہ دہی چالاک اور دو رنگی کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے اور غور کیجئے کہ کیا ایک مخلص اور سچا آدمی اور ایک ایماندار شخص ایسی دو رنگی و چال بازی اختیار کر سکتا ہے؟

پہلی مثال ہم اپنے ایک مضمون ”ایمان و عمل میں ثابت“ کے چلے ہیں کہ عقیدہ و ایمان ایک نہایت اہم اور ضروری چیز ہے اس کے بغیر انسان دائرہ اسلام میں نہیں آ

کی تعریف و توصیف کی گئی ہے علماء کرام ظاہر فرما چکے ہیں اس شخص نے مزید الفاظ میں نصاریٰ کو مومن۔ فلاح یافتہ اور صالح قرار دیا ہے مثلاً لکھتا ہے۔

”قوله ما ركبكم لکم لغفور الرحیم ان هو لغفور الا للمغرمین النصرا منین المومنین“ یعنی خدا کی قسم تم کو تہدار نبی بخشیدگا اگر نجاتیگا تو صرف ایماندار عیسائیوں کو، (تذکرہ عربی ص ۱۹) ”ولا مثلك في الهم هم الا برار الذین امنوا و عملوا الصالحات في هذه الارض في زماننا هذا ولا مثلك الهم هم المفاحون“ یعنی بیشک یہی لوگ (انگریز وغیرہ نصاریٰ) سچے اور سچے ایماندار اور عمل صالح کرنے والے اس زمین پر ہمارے موجود زمانہ میں ہیں۔ اور واقعی یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں“ (تذکرہ عربی ص ۱۹) ”ولا مثلك في الآخرة من عباده المومنین“ یعنی بلاشبک یہ لوگ (انگریز وغیرہ عیسائی) قیامت کے روز اللہ کے مومن بندے ہونگے۔

(تذکرہ عربی ص ۱۹)

اس قسم کی عبارتوں سے تذکرہ حصہ عربی بھر اڑا ہے۔ مگر علماء کرام نے جب اس کی ان عبارتوں کو ظاہر فرمایا اور بتایا کہ دیکھو یہ ایک مشرقی اقوام مغرب نصاریٰ کو مومن۔ فلاح یافتہ اور جنت کا حقدار لکھ رہا ہے۔ حالانکہ ان کا ایمان ہمارے خدا ہمارے قرآن اور ہمارے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے تو عوام کو گمراہ کرنے کی خاطر حال پاک مشرقی نے جھوٹ اپنا رنگ بدلا اور رجھوٹ کا پول ”میں اسی سوال کے جواب میں کہ کیا انگریز جرمین جاپان حکمران تو ہیں مومن ہیں؟ اور جنت کی حقدار ہیں؟“ یہ بھی لکھ دیا کہ

”انگریز، جرمن، جاپان وغیرہ مسلمانوں کے نزدیک ہرگز نہیں

ہیں نہ ہو سکتی ہیں نہ جنت کی حقدار“ ص ۱۹

ملاحظہ فرمائیے کہ کس دیدہ دلیری اور چالاکی سے جھوٹ بولا

صاف کرنا چاہتا ہے۔

اپنے ایمان سے ہیں سارے مسلمان ہیشدار مشرقی دیکھئے کتابہ مخفی کی صورت،

تکفیر اس مقام پر ہم اہل بصیرت سے اپیل کریں گے کہ وہ فرد اس امر پر بھی غور کریں کہ مسٹر مشرقی کے نزدیک ”مولوی“ کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ مولوی مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگا دیتا ہے (دیکھئے کفر از اسلام مولوی کا مذہب غلط غلط) مشرقی اپنے جیلوں کے سامنے علماء کرام کے خلاف یہ حربہ بالعموم استعمال کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور بتایا کہ مشرقی خاکسار بھی علماء کرام کے خلاف جو ہرزہ سرائی کیا کرتے ہیں۔ اس میں نمایاں طور پر اس چیز کو پیش کرتے ہیں کہ تو لوگوں کا کلام تو یہی تکفیر بازی اور مسلمانوں کو کافر بنا دینا ہے۔ مگر آج کوئی خاکسار اپنے دورنگے امیر سے پوچھے کہ جناب یہ کفر کا فتویٰ دیدینا اور تکفیر بازی تو مولوی کا شغل تھا۔ مگر آپ نے آج کیوں ”جھوٹ کا پول“ میں سینکڑوں رختہ منبت کے منکر مینڈاؤں بظاہر مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ جڑ دیا۔ اور کیوں ایک نام کے مسلمان غلام احمد قادیانی کو کافر کہ ڈالا؟ یہ چیز اگر مولوی سے ظاہر ہو۔ تو غلط۔ اور اگر آپ سے ظاہر ہو تو صحیح۔ اسکی وجہ کیا ہے؟

ہم جو چپ ہوں تو بنیں سودائی
شیخ چپ ہو تو توکل ٹھہرے

ہمیں امید نہیں کہ کوئی خاکسار اپنے علامہ سے اس دورنگا پن کی وجہ پوچھے۔ اور اگر بالفرض کوئی پوچھے بھی تو مسٹر مشرقی اس کا کوئی جواب دے سکے۔ مگر اہل بصیرت خوب سمجھتے ہیں کہ مسٹر مشرقی نے محض عوام کو اپنے اسلامی مومنے کا ثبوت دینے کیلئے ختم نبوت کے منکر کو کافر کہا ہے ورنہ حقیقت میں مرزا غلام احمد اوسٹر عنایت اللہ ایک ہی ٹھنڈک کے چٹے ہیں۔ نام ہی کا فرق ہے تصویر و دونوں کی ایک

دوسری مثال مسٹر مشرقی نے تذکرہ حصہ عربی میں جس قدر اقوام مغرب نصاریٰ

الامم الاخریٰ لکنہ ما اسس الاسلام
علیہا قط۔ یعنی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسلام
کی بنیاد ان چیزوں پر رکھی نہیں جو تم سمجھے بیٹھے ہو۔ کلمہ
شہادت، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ جن کا تم نے ارکان اسلام
نام رکھ چھوڑا ہے، محض امت محمدیہ کی نشانیاں ہیں
جن سے وہ دوسری امتوں سے ممتاز ہوتی ہے لیکن ان
چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی نہیں (تذکرہ عربی طہ)

شارع علیہ السلام نے توصات لفظوں میں نبی الاسلام
علیٰ خمس، پنج ارشاد فرما کر ان پانچ چیزوں کو اسلام کی بنیاد
قرار دیا ہے مگر اس میں ایک مشرقی کی بیباکی دیکھئے کہ سرورِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آتا ہے اور حضور علیہ السلام کے ارشاد
فیض بنیاد "نبی الاسلام علیٰ خمس کے مقابل میں" مابقی
الاسلام کہ کر صریح لفظوں میں حضور علیہ السلام کی راس کے منہ
میں خاک آکلیز کرتا ہے۔

حضرات علماء کرام نے جب اس کی اس عبارت ملعونہ کا ذکر
کیا اور مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ دیکھو مشرقی کس بے خوفی سے حضور
علیہ السلام کے فرمودہ اور شہادت بنائے اسلام کا انکار کر رہے۔ تو
چالاک گرگت یہاں بھی رنگ بدل گیا۔ آدھ جھوٹ کا پول میں یہ بھی
لکھ دیا۔ کہ

”میرا عقیدہ ہے کہ اسلام کی بنیاد پنج ارکان کلمہ

شہادت، صوم و صلوٰۃ، حج اور زکوٰۃ پر ہے۔“ ص ۸

مشرق میں اگر کچھ بھی پاس ایمان اور صداقت ہے۔ تو
بتائے کہ جب وہ تذکرہ میں علی الاعلان قسم کھا کر ان پانچ چیزوں
کے بنائے اسلام ہونے سے انکار کر چکا ہے تو اب اس عبارت
میں انہیں پانچ چیزوں کا اقرار کس لئے کیا؟ خاکساروں کو سوچنا
چاہیئے کہ کیا سچا اور مخلص آدمی بھی ایسی دوزخی اختیار کر سکتا ہو
اور آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ دشمن اسلام کس طرح
مسلمانوں کی نظروں میں خاک ڈالنا چاہتا ہے۔

چوتھی مثال | اس امر میں کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں کا امیر

ہے۔ ایک عامی شخص کے نزدیک تو اس عبارت پر یقین کر کے
مشرق بری الذمہ ہو سکتا ہے۔ مگر جس کے سامنے تذکرہ حصہ
عربی موجود ہے۔ اس کے نزدیک مشرقی کی یہ تحریر سراسر دھوکہ
دہی چالاک اور دوزخی ہی ہو سکتی ہے۔ خاکساروں کو ٹھنڈے
دل سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ تذکرہ میں نصاریٰ کی تعریف و
توصیف کر چکنے کے بعد آج دفع الوقتی کے لئے نصاریٰ کے
مومن ہونے سے انکار کر دینا مشرقی کا جھوٹ اور دوزگاپن
نہیں تو اور کیا ہے؟

مسلمانوں کے نزدیک | مشرقی مولوی کا دشمن کیوں
نہ ہو۔ کہ ع

یہی واقعہ ہے اس کی ہر ادا سے
اس شخص نے اس عبارت میں بھی اس صفائی سے خاکساروں
کی نظروں میں خاک ڈالی ہے کہ آنکھ والا ہی اسے دیکھ سکتا
ہے۔ لکھتا ہے ”مسلمانوں کے نزدیک یہ تو ہیں سرگزشتہ مسلمان نہیں
گویا یہ لوگ میرے نزدیک تو مومن ہی ہیں، جیسے کہ میں تذکرہ میں
لکھ چکا۔ ہاں مسلمانوں کے نزدیک یہ لوگ مومن سرگزشتہ نہیں، دیکھا
آپ نے اس شخص کی چالاک اور دھاندلی کو“

آپ کی سر بات میں یہ بات ہے
چال ہے فقرہ ہے دم سے نکلتا ہے

تیسری مثال | اس میں کچھ شک نہیں کہ کلمہ شہادت، نماز
روزہ اور حج و زکوٰۃ ان پانچ چیزوں پر اسلام
کی بنیاد ہے۔ یہی فرمان مصطفوی (علیہ السلام) ہے اور یہ پانچ
بنائے اسلام زبانِ زوعمام ہیں۔ مگر بے باک مشرقی نے صریح
لفظوں میں اس کا انکار کیا ہے لکھتا ہے

”فلا انقسم بالله العلیٰ العالیٰ مابقی الاسلام
علیٰ ما افتمہ نزعمون وما کلمۃ الشہادۃ و
الصوم والصلوٰۃ والحد والذکوٰۃ التي تسبقها
ارکان الاسلام الا شعاعی الامۃ المحمدیۃ
او منا سکھا التي تمینہ لہا امتکم من

امیر امت کے ہر مواخذہ سے آزاد اور لاشریک حاکم ہے۔
اور یہاں اس کے خلاف لکھنا مشرقتی کی دھوکہ دہی چالاکی اور
دورنگی کا بین ثبوت ہے ع

بڑے چلتے ہوئے حضرت میں انکو ہم سمجھتے ہیں

ان چند اشلہ سے اس خاکساری امیر کا دور لنگاپن
الغرض سمجھا جاسکتا ہے اسی طرح جھوٹ کا پول میں

مشرقتی نے سر مقام پر دورنگی سے کام لیا ہے۔ خاکسار کو جھوٹ
کا پول کی عبارت عوام کو سنا سنا کر مشرقتی کو بری الذمہ ثابت کرنا
چاہیں تو خدا را وہ اس امر کو بھی سوچیں کہ ستر مشرقتی نے کیا تذکرہ کی
عبارات سے رجوع کر لیا ہے، مشرقتی تو اشارات میں تذکرہ کے
منعلق اعلان کر چکا ہے۔ کہیں تذکرہ کا ایک لفظ ایک حرف

بھی بدلنے کو تیار نہیں۔ اس اعلان کے باوجود جھوٹ کا پول میں
تذکرہ کی عبارت کے خلاف غفارا سلامیہ کا اقرار کیا دھوکہ دینے

کے لئے نہیں مشرقتی نے جھوٹ کا پول میں علماء کرام کی طرف
جھوٹ منسوب کر کے یہ لکھا ہے کہ اس ٹریکٹ میں مولویوں کے

”جھوٹ کا پول“ ظاہر کیا گیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس ٹریکٹ
کا ایک ایک لفظ ایک ایک حرف خود مشرقتی کے ”جھوٹ
کا پول“ ظاہر کر رہا ہے ایک عامی اور سادہ لوح شخص اس ٹریکٹ

کی عبارت پر یقین کر کے مشرقتی کے حال میں پھنس سکتا ہے۔ مگر
جنہیں اللہ نے نصابت کے ساتھ ساتھ بصیرت بھی دی ہے۔ وہ

ایک طرف تذکرہ رکھیں اور ایک طرف اس ٹریکٹ کو توصاف ظاہر
ہو سکتا ہے کہ اس شخص نے ملت اسلامیہ کو گمراہ کرنے اور اپنے
جال میں پھنسانے کی غرض سے یقیناً چالاکی دھوکہ بازی اور دو رنگا

پن سے کام لیا ہے گویا

دُہرا مکان بنایا ہے رہنے کو یار نے

جب میں گیا ادھر وہ ادھر سے نکل گیا

یا قائد وہی ہو سکتا ہے جو سنا پا شریعت کا الہدار اور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہو
اور اس کا وہی حکم قابل اطاعت ہے۔ جو شریعت مطہرہ کے
مطابق ہو۔ مگر چالاک مشرقتی کی بے لگامی دیکھئے کہ وہ خاکسار
کا امیر بنک مطلق العنان حاکم بننا چاہتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ
اسے کوئی روکے۔ خلاف شرع حکم پا کر اسے کوئی ٹوٹ کے
چنانچہ اس نے (مولوی کا غلط مذہب منبر میں) اسی امر پر زور دیا
ہے کہ امیر اگر غلط اور خلاف شریعت بھی حکم دے تو اسے
بلا چون و چرا تسلیم کر لینا چاہیئے تین چار صفحات اسی امر پر سیاہ
کر کے پھر نہ پر لکھتا ہے

”الغرض مسلمان کا امیر ہر ناطق ہے امت کی سرگرفت

سے آزاد ہے x x x خدا کی مانند وہ لاشریک نہی حکم اعدا

کا مصداق ہے لاشریک حاکم ہے“

اسلام کے جلیل القدر خلفائے اشدین رضی اللہ عنہم کے
خطبات موجود ہیں۔ کہ انہوں نے باوجود اتنی جلالت شان کے

مسلمانوں سے یہی فرمایا کہ ہمارا وہی حکم قابل اطاعت ہو گا جو شریعت
کے مطابق ہو۔ انہوں نے اپنی ذات کو مطلق العنان نہیں چھوڑا،
ان کے احکام پر نیک نیتی سے شخص گرفت کر سکتا تھا وہ خدا

کی طرح لاشریک حاکم نہیں کہلائے۔ مگر آج خود ساختہ امیر امت
کی سرگرفت سے آزاد ہو کر غلط اور خلاف شرع بھی حکم دینے
کو تیار ہے اور امت کو تسلیم کر لینے پر مجبور کرنا چاہتا ہے۔

اس کی اس مطلق العنانی کا ذکر جب علماء کرام نے کیا اور
اس غیر معقول فلسفہ پر کہ ”امیر اگر خلاف شریعت حکم دے تو اسکی
تعیل جائز ہے یا نہیں؟“ یہ لکھ دیا۔ کہ

”ایسے امیر کی اطاعت سرگز جائز نہیں“

اب یہاں بھی خاکسار عوام کے سامنے اس عبارت کو پڑھکر
مشرقتی کو بری الذمہ قرار دے سکتے ہیں مگر انصاف کی نظروں
سے اگر دیکھا جائے تو مولوی کا غلط مذہب منبر اور دیگر کتب

میں اس امر پر زور دینا ہے کہ ”امیر کا ہر حکم قابل تسلیم اور

بیلچوں کے چند دھوکے وانکے جوا

بیلچی لاجواب ہو کر دھوکا دینے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ چند دھوکے موجودات درج ذیل ہیں (سومن سرحدی)

بہلا دھوکا۔ ہمیں تذکرہ سے کیا تعلق۔
جواب۔ اگر ہمیں تذکرہ سے کوئی تعلق نہیں تو اس پر جو اعتراض وارد کئے جاتے ہیں ان کے جواب دینے کیلئے کیوں تیار ہو جاتے ہو۔ کیوں اس کی حمایت کرتے ہو اور کیوں کہتے ہو کہ تذکرہ کو کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم تذکرہ کو درست سمجھتے ہو اور لاجواب ہو کر یہ کہتے ہو کہ ہمارا اس سے کیا تعلق۔
دوسرا دھوکا۔ تذکرہ عقائد کی کتاب نہیں۔
جواب۔ تمہارا امیر ماسٹر مشرقی تذکرہ کے پہلے صفحہ پر لکھتا ہے کہ یہ کتاب تذکرہ دس جلدوں میں قرآن عظیم کو واضح طور پر بیان کرنے اور اس کی حکمت قانون اور علم کی تشریح میں ہے اور بتائیے کیا قرآن مجید میں عقائد نہیں اگر میں تو یقیناً تذکرہ میں بھی ان کا ذکر ہے اور اگر ذکر نہیں ہے تو یہ قرآن مجید کی تشریح نہیں ہے اس لئے تمہارا یہ قول غلط ہے کہ تذکرہ عقائد کی کتاب نہیں۔
تیسرا دھوکا۔ تذکرہ تحریک کی کتاب نہیں۔
جواب۔ تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۵۹، ۶۰ پر لکھا ہے کہ اسلام کی بنیاد کلمہ روزہ نماز، حج زکوٰۃ پر نہیں ہے بلکہ اس اصولوں پر ہے، توحید عمل، وحدت امت، اطاعت امیر، جہاد بالمال والنفس، ہجرت، استقامت، مکارم اخلاق وغیرہ۔ بیلچی تحریک انہی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جاری کی گئی ہے۔ پس تمہارا یہ کہنا کہ تذکرہ تحریک کی کتاب نہیں غلط ہے۔
طیفہ ماسٹر مشرقی نے ۱۹۲۴ء میں تذکرہ لکھا علماء کے سامنے پیش ہوا علماء کرام نے دیکھ کر حکم دیدیا کہ ”یہ کتاب مذہب

اسلام کیلئے زہر ہے اور مولف مذہب اور دین سے قطعاً آزاد ہے۔“ مشرقی خاموش ہو گیا اور خفیہ طور پر کوشش کر کے اپنے ہنجیال پیدا کرتا گیا۔ اور چھ سال بعد خدمت خلق اور تنظیم کے نام سے ایک تحریک شروع کر دی جواب اس قدر پھیل گئی ہے۔ اور ان کو یہ تعلیم دیدی گئی کہ خاکساہستان میں اس لئے اٹھے ہیں کہ مولوی کا اسلام غلط ہے (غلط مذہب غلط) مقصد یہ تھا کہ مولوی پھر تذکرہ کی اور لٹرچر کی فحاش کریں گے اسلئے اپنے پیروں کو ان کا مخالفت بنا دیا جاوے اور یہ بھی اعلان کر دیا۔ کہ میں تذکرہ کا ایک شوشہ ٹکٹے لٹو کے لئے تیار نہیں ہوں پس جب یہ تحریک ہی تذکرہ کی اشاعت کے لئے ہے تو وہ تذکرہ سے غیر متعلق کیسے ہو سکتا ہے۔

چوتھا دھوکا۔ کیا تنظیم اور خدمت خلق بری باتیں ہیں۔

جواب۔ بلاشبک دونوں اچھی ہیں لیکن اگر پیشاب کے برتن ہیں تمہارے رو برو دودھ ڈالکر تمہیں دیدیا جائے تو اسے پی لو گے۔ نہیں کیونکہ ناپاک برتن میں دودھ ناپاک ہو گیا۔ پس جب تحریک اسلام سے دور لے جا رہی ہو تو ایسی تنظیم اور خدمت خلق کو دور سے سلام۔ اگر ایسا ہی شوق ہے تو سیوا ستمی، مہاجر دل اکالی دل میں کیوں شامل نہیں ہو جاتے کیا اسلئے کہ وہ غیر مسلم جماعتیں ہیں اگر وہ غیر مسلم ہیں تو یہ تحریک بھی اسلام دشمنی میں اسے کم نہیں وہ تو کھلے دشمن ہیں اور یہ لغبی دشمن۔ اور غلی دشمن ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔

پانچواں دھوکا۔ مشرقی کے کفر سے ہیں کیا۔

جواب۔ مرزائی بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرزا کے کفر سے ہمیں کیا اور امر واقعہ ہے کہ مرزائی مہتاری نسبت اسلامی احکام کے زیادہ پابند ہیں جس طرح ان کا قول قابل قبول نہیں۔ اسی طرح مہتار اقول بھی مردود ہے جب تم نے ایک ملحد کو اپنا امیر بنالیا۔ تو تم بھی اس کے پیرو ہو گئے اور اس کے ہم خیال سمجھے گئے۔ کیونکہ ع

کنہ ہم جنس یا ہم جنس پر داز
ہر شخص اپنے ہم خیال ہی کو تلاش کیا کرتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ دوستی رکھتا ہے۔ تم اس کی تحریک میں اسی لئے داخل ہوئے کہ وہ مہتار ہم خیال و ہم عقائد ہے۔ اور ہم اس کی تحریک کے اسلئے مخالف ہیں کہ اس کے عقائد ہمارے عقائد یعنی اسلامی عقائد سے مخالف ہیں۔ اگر ہمارے عقائد صحیح ہوتے تو تم اس سے نہ ملتے ہمارے ساتھ رہتے پس تمہارا یہ قول بھی غلط ہوا۔

چھٹا دھوکا۔ مشرقی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا
جواب۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ مشرقی یہ کہہ کہ میں نبی ہوں تب تم اس پر غور کرو گے عقل کے دشمنو اس نے توجہ کچھ کہنا تھا کہ چکا۔ اب چند قول اس کے سن لو اور سوچو۔

(۱) اطاعت رسول کے معنی رسول کے وقتی ہنگامی۔ مصلحتی فوری اور بالمشافہ احکام کی تعمیل بہ حیثیت امت کے زندہ امیر ہونے کے ہے اس کے سوا حتماً لازماً قاطعاً کچھ نہیں (مذہب ۱۷ ص ۱۷)

(۲) اس فقرے پر خصوصاً خط کشیدہ الفاظ پر غور کرو کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے (۱) رسول امیر ہوتا ہے (۲) اسکی اطاعت وقتی ہوتی ہے (۳) رسول کی اطاعت بحیثیت زندہ امیر کے ہے (۴) زندہ امیر ہر وقت موجود ہو۔

(مذہب ۱۷ ص ۱۷) ثابت ہوا کہ زندہ امیر کی اطاعت رسول کی اطاعت ایک چیز ہے پس امیر اور رسول ایک

ہیں۔ ماسٹر عنایت اللہ علیہ ما علیہ (جھوٹا) رسول نے (۲) تذکرہ کے شروع میں کتاب کو اللہ کی طرف منسوب کیا ہر اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) کتاب منجانب اللہ ہے ردھو کہ والے نوٹ کر لیں کیا منجانب اللہ کتاب میں عقائد کا ذکر نہیں ہوتا (۲) عنایت اللہ پر لوگوں کی ہدایت اور غاب سے ڈرانے کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ بنا بیٹے کیا نبوت کے سرسینگ ہوتے ہیں مہتار ماسٹر بھی ہے اور صاحب کتاب بھی علیہ ما علیہ۔ (۳) اور شیئے وہ نبوت پر تو بس نہیں کرتا وہ تو خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ تم ہو کس خیال میں امیر خدا کی مانند لائشترک فی حکم احدا کا مصداق ہے۔ لائشترک حاکم ہے (مذہب ۱۷ ص ۱۷)

(۴) قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کی شان میں سورہ انبیاء میں وارد ہے لا یقبل عما یفعل وہم یسلون وہ نہیں پوچھا جاتا اس کام کے متعلق جو وہ کرتا ہے اور لوگ پوچھے جائینگے یعنی لوگوں سے مواخذہ ہوگا۔ خدا سے کوئی مواخذہ نہیں کر سکتا۔ ادھر مہتار ماسٹر لکھتا ہے "امت امیر سے ہر گز ہرگز یہ مواخذہ نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے ہر حکم کی تشریح کرے الخ

بتا بیٹے کیا یہ خدائی ہے یا نہیں۔ پہلو بواوہ تھا ہے ایمانوں پر ڈاکہ ڈال چکا ہے اور تم بالکل بے خبر ہو۔ اور اسی انتظار میں ہو کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرے اور تم اسکی پیروی چھوڑ دو۔ کان کھو لکر سن لو کہ وہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا۔ وہ انسان ہے ذوق نہیں کہ نبی بنائی جماعت کو ایک حبلہ کر کے اپنے خلاف کر لے وہ تم سے زیادہ ہوشیار ہے۔ خدائی کر رہا ہے اور تم نہیں سمجھتے۔

ساتواں دھوکا۔ ہم اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں۔ اسلئے اس تحریک میں داخل ہوئے ہیں۔

جواب۔ اس تحریک کے دروازے تمام غیر مسلموں کے لئے

تحقیق ہو جاتی ہے اس لئے اس دلیری سے اس نے
یہ شرط لگا دی

لطیفہ: نہام دنیا کے مولوی اس بات پر تنقید میں کہ ماسٹر علیہ
کافر ہے وہ کیوں علمائے کرام کے فتوے کو مان کر توبہ
نہیں کرتا۔ کیا یہ دلیل کافی نہیں ہے کہ مشرقی کابہ اعلان
دکھاوے اور دھوکا دی کے لئے ہے

(نقطہ) میں اس چیز پر عند الفرقت الگ مضمون میں مفصل بحث
کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ دیا بعد التوفیق

نواں دھوکا۔ کلمہ گو اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والا
کافر نہیں ہو سکتے۔ پھر یہیں کافر کیوں کہتے ہو۔

جواب: جھوٹ کا پول صاف پر لکھا ہے کہ ”میں رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے بعد سرمدی بنوت کو تہ شمولیت مرزا غلام احمد
جو نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے بوجہ اس کے دعویٰ
بنوت کے کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں“ دیکھئے
مشرقی مرزا غلام احمد کو کافر کہ رہا ہے حالانکہ وہ اہل قبلہ
بھی تھا اور کلمہ گو بھی۔

اس کے علاوہ مشرقی نے تہ ذکرہ میں لکھا ہے کہ خفی،
شافعی، حنبلی، مالکی، متقلد غیر متقلد وغیرہ جہنمی ہیں (ملخصاً)
اور لکھا ہے کہ محمدی، عیسائی، موسائی وغیرہ کہلانا بھی شرک
ہے (ملخصاً)

کیا مشرقی کے یہ فتوے اور یہ اعلان کہ مولوی کا مذہب
غلط ہے جائز ہیں حالانکہ مذکورین کلمہ گو بھی ہیں اور اہل
قبلہ بھی۔ بلکہ حقیقی مسلمان ہیں۔

جواب: ماسٹر مشرقی نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی تمام
مسجدوں کے قبلے غلط ہیں اس لئے ہم اور تم اہل قبلہ
نہ رہے اور تمہارا اعتراض باقی نہ رہا۔

جواب: متقدمین نے ان باتوں کا لحاظ نہیں کیا اور کفر و
اتحاد کے فتوے لگائے۔ مثلاً

۱) مسیلمہ کذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننا تھا اہل قبلہ

کھلی ہیں۔ ہندو مسیلمہ عیسائی سب اس میں شامل ہو سکتے
ہیں پھر یہ تحریک اسلامی کیسے رہی۔ اور کیا غیر مسلم عنصر
اسلامی علمائے ہونے دیگا۔ ہرگز نہیں اس کے علاوہ ماسٹر
مشرقی بار بار اعلان کر چکا ہے کہ یہ تحریک غیر فرقہ دارانہ
ہے تو پھر اسلام کی حمایت اور سہ بلندی کا کام کیسے کر
سکیں گی کیا ایک جماعت غیر فرقہ دارانہ ہو کہیں فرقہ دارانہ
ہو سکتی ہے حقیقت یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو دھوکا
دے رہے ہو۔ اور ماسٹر مشرقی تمہیں دھوکا دے رہا
ہے ابوشیر

آٹھواں دھوکا۔ مشرقی کے عقائد میں جن کا وہ بار بار
اعلان کر چکا ہے پھر وہ کیسے کافر نہ سکتا ہے
”اللہ ایک اور لاشریک ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آخری نبی ہیں۔ روز قیامت برپا ہوں گے۔ اسلام کے پانچ
ارکان پر عمل صحیح ہے۔ اس کے ماسوا جس عقیدہ پر
تمام دنیا کے مولوی اتفاق ثابت کر دیں وہی عقیدہ میرا
جواب۔ باہنٹی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے

اور خدا کے لاشریک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت کے متعلق اس کے خیالات جھپٹے دھوکے
میں بیان کر چکا ہوں۔ اسلام کے ارکان پر ایمان کے متعلق
صحیح کا لفظ دلالت کر رہا ہے کہ جناب کا ان کے متعلق
کیا خیال ہے۔ جو چیزیں بنائے اسلام میں اور اہم ہیں
ان کے لئے صحیح کا لفظ استعمال کرنا ماسٹر مشرقی ہی
کا کام ہے۔ باقی عقائد کے متعلق تمام دنیا کے مولویوں کے
اتفاق کی شرط لگا دی کہ نہ وہ جمع ہوسکے اور نہ ایک
مذہب ہوگا۔ اور نہ ماننا پڑیگا۔ نہ نومن ٹیل ہوگا نہ رادھا
ناچے گی۔ ماسٹر کو معلوم ہے کہ اختلاف مسائل زمانہ
صحابہ کرام سے چلا آ رہا ہے اور وہ فروعی اختلافات
جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے
کہ اختلاف امتی رحمة کیونکہ اس سے مسائل کی

تھا۔ لیکن اس پر کفر کا فتوے لگا۔

(۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعض قوموں نے بیت المال میں زکوٰۃ بھیجنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کے کلمہ گو اہل قبلہ وغیرہ ہونے کا لحاظ نہ کیا اور ان سے جہاد کا حکم دیا۔ ان کا مال مال غنیمت سمجھا گیا (۱۸) خوارج اور شیعہ کو باوجود کلمہ گو ہونے کے اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔

(۱۹) جریرہ اور قدریہ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ دیدیا۔ اور کوئی لحاظ نہ کیا (۲۰) موجودہ زمانہ میں مرزائی باوجود کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونے کے کافر اور خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ کسی کلمہ گو اور اہل قبلہ کو ہم اس وقت تک کافر نہیں کہہ سکتے جب تک اس سے کلمات کفر یا افعال کفر صادر نہ ہوں ہم جن ظن رکھتے ہوئے اسے مسلمان سمجھیں گے اور جب یہ امر بالکل واضح ہو جائے کہ اس کے اقوال یا افعال کفر ہیں تو اسے کافر کہنا پڑیگا۔ امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لا تکفر مسلما بذنب اذ الہ لیسیت لہا ہم کسی مسلم گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہتے جب تک وہ اس گناہ کو حلال نہ سمجھے یعنی اگر گناہ کرتا ہے اور اسے گناہ سمجھتا ہے تو مسلم ہے اور گناہ گار اور اگر گناہ کرتا ہے اور اسے گناہ نہیں سمجھتا تو کافر ہے اس کے کلمہ گو ہونے اور اہل قبلہ ہونے کا لحاظ نہ ہوگا۔

سوال و دھوکا۔ مولوی کفر کی مشینیں ہیں سر ایک کو کافر بناتے ہیں۔

جواب۔ کفر کی مشین تو مشرقی ہے جس نے تذکرہ میں تمام دینائے اسلام کو کافر و مشرک لکھ دیا۔ کسی کو نہ چھوڑا اصل بات یہ ہے کہ تم دین سے ناواقف ہو۔ ایسی باتیں جس کے کرتے یا کہنے سے کفر لازم آتا ہے کہ دیتے ہو یا کہ دیتے ہو علمائے کرام ہمیں آگاہ کرتے ہیں کہ یہ کلمات کفر ہیں ان کو

بچو لیکن تم چونکہ اس بات یا کام کو اچھا سمجھتے ہو۔ اس لئے بضد ہو جاتے ہو اور اسے نہیں چھوڑتے اگر تم میں غلوں میں ہو تو سوچو کہ علمائے کرام ہندو کی نسبت دین سے زیادہ وقت پس راگر وہ بد عمل ہیں تو ہیں۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں۔ یہ ہیں ان کی جگہ جوازہ نہیں ہونا پڑیگا وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ صحیح کہتے ہیں تم ان کی بات مان لو اور کافر نہ بنو۔ بحسب یہ کہ کافر خود کہتے ہو اور الزام علماء پر

گیارہواں دھوکا۔ قرآن خود بڑھو اور سمجھو۔ بولو لو سنکے پاس مت جاؤ۔

جواب۔ اس بڑھو حقاقت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوئی عقل کہیں چرنے لگی ہے جس شخص نے قرآن مجید نہیں پڑھا۔ وہ خود بخود کیسے پڑھ سکتا ہے ایک بیچم کے سامنے کتاب رکھ دو کیا وہ پڑھ لیکر سرگرم نہیں ہوتے قرآن مجید کیسے پڑھا جاسکتا ہے اگر ہندو یہ مطلب ہو کہ سکول کی تعلیم کے بعد مترجم قرآن مجید لیکر خود پڑھ لو۔ تو یہاں بھی دو باتیں ہیں پہلی کہ پھر مولوی کے محتاج ہوئے جس کا ترجمہ کیا ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ دنیا کی تعلیم تو استاد نے دی اور اس کے بغیر حاصل نہ ہوئی۔ کیا قرآن مجید ہی ایسی مظلوم کتاب ہے کہ بغیر استاد کے پڑھی جاسکتی ہے عقل کے دشمنو! قرآن مجید عرب میں نازل ہوا تھا۔ یہ لوگ اہل زبان تھے عربی سمجھ سکتے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ کھول کھول کر تشریح کیساتھ ان کو سمجھاؤ۔ اہل عرب تو قرآن مجید کو بلا استاد نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اور تم سمجھ لو گے۔

بارتواں دھوکا۔ ہم تو علیہ اسلام کے لئے تحریک میں شامل ہوئے ہیں اور یہی معاہدہ کیا ہے۔ اگر مشرقی خلافت اسلام حکم دیگا۔ تو ہم نہیں مانیں گے۔

جواب۔ تم خود تو عالم ہو نہیں کہ بتیں دین کی خبر ہو مشرقی کفریات یک۔ رہے۔ اور تم ٹس سے مس نہیں ہوئے

ہمارے ساتھ دشمنی نہیں وہ ہمارے فائدے کی بات کرتے ہیں ان کی بات مانو اور مشرقی کو چھوڑ دو اپنے ایمانوں کو بچالو۔

(مومن سرحدی)

علماء کو تم مانتے نہیں ان کے احکام اور فتاویٰ کی پروا نہیں کرتے تو پھر نہیں کیسے معلوم ہو گا کہ یہ حکم خلاف شرع ہے اور یہ شریعت کے مطابق خدا کے لئے ہوش کرو اور علمائے کرام کی باتوں کی طرف توجہ کرو ان کو

خاکسار اور مسلم لیگ

۱۹۳۶ء

—

میاں احمد شاہ خاکسار لیڈر کی تقریر پر تبصرہ

میں مصروف ہیں اس کشیدگی کی کامل ذمہ داری مشرقی صاحب کے ان بیانات پر عائد ہوتی ہے جو یوم نجات کے سلسلے میں خاکساروں کے نام جاری کئے گئے تھے جبکہ خلاصہ حسب ذیل ہے:

» ۲۲ دسمبر کو یوم نجات کے سلسلے میں ہندوستان

کی دو بڑی سیاسی اور سٹیٹس لڑنے والی جماعتوں کا

لفظی ٹکراؤ ہے ایک جماعت دوسرے کو کو سیگی۔ اور

خوب نفرت پھیلے گی ہم نہ مسلم لیگ کے ہیں نہ کانگریس

کے اور نہ دونوں میں سے کسی کے دشمن ہیں اور نہ سیاسی

ہیں نہ فرقہ واریوں کی کانگریسی حکومت سے ہماری کچھ دیر

لڑائی تھی جو تجھیر و خوبی ختم ہو چکی۔ نہ کانگریسی سے ہماری

لڑائی اس وقت تھی نہ اب ہے۔ خاکسار یا سو کسی

ایک طرف نہ جھکو! اصلاح ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء (ص ۱۹۳۵)

بعد ازاں ۲۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کے اصلاح میں مشرقی صاحب نے خاکساروں کو حکم دیا۔ کہ

» سیاسی اور فرقہ دارانہ منہ سے نکلنے نہ کہیں

اس اعلان کی بنا پر جو لوگ خاکسار تحریک سے منسلک ہو چکے

تھے وہ مسلم لیگ سے علیحدہ ہو گئے اور جو لوگ مسلم لیگ میں

موجود ہیں وہ اس فکر میں ہیں کہ کافی تعداد میں اور لوگ اپنے بخیال

بنا کر خاکساروں میں شامل ہو جائیں لہذا کشیدگی کا پیدا ہونا ناگزیر تھا

موضوع ۲ مارچ ۱۹۳۶ء کے عصر جدید میں میاں احمد شاہ صاحب خاکسار لیڈر کی تقریر پر پڑھ کر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ خاکساروں کے سب سے بڑے ذمہ دار لیڈر کی خاکسار لٹریچر اور خاکسار تحریک کے اصل مقاصد سے بے خبری باعث حیرت ہے ذیل میں میں خاکساری تحریک اور خاکسار لیڈر کے بیان میں تضاد ظاہر کر کے مسلمانان کلکتہ سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ حالات و واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کی آرٹیں مذہبی حلقوں کے ساتھ اعلان جنگ کر کے خاکساروں نے ملک شے سرگوشے میں اختلاف و انشقاق کی خلیج وسیع کر دی ہے اور اب مسلم لیگ کو یہی فرقہ دارانہ قرار دے کر اس کے ساتھ ہر جگہ الجھ رہے ہیں۔

میاں احمد شاہ صاحب
فرماتے ہیں کہ کلکتہ
میں آکر میری حیرت

مسلم لیگ اور خاکساری
کشیدگی کے اسباب

کی انتہا نہ رہی جب مجھے کہا گیا کہ یہاں خاکسار تحریک اور مسلم لیگ میں کشیدگی ہے ہم یاد بگذاشت کرنا چاہتے ہیں کہ صرف کلکتہ میں نہیں بلکہ تمام ہندوستان میں جہاں بھی خاکسار موجود ہیں مسلم لیگ کی نیشیل گاڑ کو اپنے ساتھ ملانے۔ اور مسلم لیگ کے نظام کو توڑنے کے لئے سیاسی جوڑ توڑ کرنے

مسلم لیگ خاکساروں کی نگاہ میں

خاکسار لیڈر فرماتے ہیں کہ مجھے خاکسار تحریک اور مسلم لیگ میں مقصد اور نیت کے لحاظ سے نہ تو ظاہری

تباہی نظر آتا ہے اور نہ باطن میں خاکسار لیڈر صاحب اگر دل سے اس بات کو صحیح سمجھتے ہیں تو مسلم لیگ میں شمولیت سے خاکساروں کو روکنے کا کیا مطلب ہے وہ مسلمانوں کی اس سیاسی جماعت کو فرقہ وارانہ قرار دیکر مسلمانوں کو ایک فرقہ سمجھ رہے ہیں اور مشرقی صاحب کبھی بار اعلان کر چکے ہیں کہ

”مسلم لیگ فرقہ وارانہ ذہنیت کی حامل ہے“

(الاصلاح ۲۷، اپریل ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۳)

”اور صرف کانگریس ہی نہیں بلکہ فرقہ وارانہ ذہنیت پیدا

کرنے کی مجرم مسلم لیگ بھی ہے“

(نوی غلط کاریاں ص ۷)

اور مسلم لیگ نے حقوق ملی کی جو ہم شروع کر رکھی ہے اس کا ذکر الاصلاح کے کالموں میں شخرا انگیز پیرایہ میں کئی بار کیا جا چکا ہے۔

معمر کے لکھنؤ اور مسلم لیگ کی امداد

مسلم لیگ کا خاکساروں کے ساتھ سہمدردی کرنا درست نہ تھا ہم لیڈر موصوف کو بتلانا چاہتے ہیں کہ بعض حلقوں میں یہ خیال مشرقی صاحب کے اعلانات سے پیدا ہوا مسلم لیگ نے لکھنؤ کے معمر میں خاکساروں کی قسم کی مدد کی مگر اس مدد کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرقی صاحب نے مسلم لیگ کے خلاف زیر افشانی کی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو الاصلاح مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء کا مقالہ افتتاح جس میں مشرقی صاحب لکھتے ہیں۔

”میں مسلم لیگ کی حقیقت سے واقف تھا کہ اس میں

کیا وہم ہے۔ خاکساروں کے اس ٹکراؤ نے مسلم لیگ

کو یوں ہی زخمی کر دیا ہے۔ میٹر جناح دراصل یہ چاہتے

تھے کہ خاکسار تحریک کو اپنے ساتھ طاہر کر کے وہ دائرے سے جنگ یوپی کی انجمن کے سلسلہ میں سیاسی مفاد حاصل کر سکیں۔ اور ان پر ظاہر کر سکیں کہ خاکساروں کی فوجی طاقت بھی مسلم لیگ کی دست گیر ہو محترم میٹر جناح کی ناخواندہ امداد نے ہماری حالت بہتر نہیں کی بلکہ ایک حد تک میں نقصان پہنچایا۔“

(الاصلاح ۲۷، اکتوبر ۱۹۳۹ء)

مشرقی صاحب کے اس طرز عمل نے مسلم لیگ کے ذمہ دار اکابر کی آنکھیں کھول دی ہیں اور وہ خاکساروں کی اصلی پوزیشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سولہ آہ حقوق کا مطالبہ، خاکسار لیڈر فرماتے ہیں کہ

”مسلم لیگ اور خاکساروں کے نقطہ نگاہ میں صرف

اس قدر فرق ہے کہ مسلم لیگ مسلمانوں کے لئے ہم حال

کرنا چاہتی ہے اور خاکسار پورے ”آر آنے“ حاصل کرنا

چاہتے ہیں۔ یعنی مسلم لیگ آبادی کے تناسب سے

حقوق طلب کر رہی ہے اور خاکسار تمام ہندوستان کی

مکمل حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔“

اس کے جواب میں ہم خاکسار لیڈر صاحب کی توجہ کو خاکساری

تحریک کے بنیادی اصولوں اور قائد تحریک کے اعلانات کی

طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو

”خاکساروں کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں اور اس

تحریک کا سیاست سے کچھ لگاؤ نہیں“ (اشارات)

”جوابات بالکل واضح کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ خاکسار تحریک

خالص مذہبی تحریک ہے اس کا نشانہ انگریزی حکومت یا

یا ہندوستانی سیاست سے اور سمجھنا نہیں (زول فیصل ص ۷)

”ہم انگریزی حکومت سے ٹکراؤ کے خواہاں نہیں اور نہ ہم

اس سے سیاسی حقوق کی طلبی کیلئے سیاسی جنگ کرنا

چاہتے ہیں۔“ (الاصلاح ۱۲، اپریل ۱۹۳۸ء)

”بیچاری مسلم لیگ بھی ان کرسیوں کا کوئی ٹکڑا مانگتی ہے

اپنے ہی عقائد بیان کرتے ہیں، مگر اس کے باوجود مشرقی صاحبان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے چکے ہیں۔

(ملاحظہ ہو الاصلاح، ستمبر ۱۹۳۹ء)

جب تک مشرقی صاحب اپنی تصنیف مذکورہ میں مندرجہ کفریہ اقوال سے توبہ نہ کریں آخرت مطلقہ کے دعویٰ سے دستبردار نہ ہوں مسلمانوں کے مذہبی حلقوں کے خلاف جنگ کر نیسے باز نہ آئیں اور مسلم برادری دلازاری سے احتیاط کا وعدہ نہ کریں انکی تحریک مسلمانوں اور اسلام کیلئے تباہی و بربادی کا ذریعہ بنی رہے گی اس تحریک کے ذریعہ جو لوگوں کو لامذہبیت کی طرف دعوت دیا جا رہی ہے ہر نوجوان مادر پدر آزاد بنکر مذہب کی قیود سے آزاد اور علمائے دین کا دشمن بن رہا ہے جس کا نتیجہ کسی حالت میں بھی امت مسلمہ کیلئے بہتر نہیں ہو سکتا۔

(ظہور احمد بگٹی فائڈ ٹیلنگ فورج محمدی حال وار د کلکتہ)

اسے بھی کچھ نہ کچھ مل جائیگا الاصلاح، ۱۰ فروری ۱۹۳۹ء

اب مسلمان خود غور کریں۔ اور خاکسار لیڈر صاحب خود ہی فرمائی کہ ان کی ان دونوں منفرد باتوں میں سے کون سی بات صحیح اور کون سی غلط ہے۔ یعنی ان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ خاکسار تحریک کو سیاست ملکیت سے کوئی تعلق نہیں یا یہ کہنا صحیح ہے کہ خاکسار تحریک کا مقصد سارے ہندوستان کی حکومت حاصل کرنا ہے۔

مشرقی صاحب کے عقائد
خاکسار لیڈر صاحب نے اپنی تفسیر میں مشرقی صاحب کے عقائد کا ذکر بھی کیا ہے ہم اس کے متعلق صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان عقائد کو ہم ضروری سمجھتے ہیں مگر کسی کے اسلام کے ثبوت کے لئے کافی قرار نہیں دے سکتے، تا دینی بھی

نیا خط سرہ

ذیل کی نظم حزب الانصار کی سالانہ تبلیغی کانفرنس میں علامہ تاج الدین احمد صاحب تاج نے پڑھی اور حاضرین اس سے بھرپور محظوظ ہوئے (متدین)

چھارہ قوم پہ سے آج تبتہ کن ادبار
برسر اوج و ترقی سے گروہ اشرا
کافر محض بنے آہ امیر و سردار
نام اصلاح مگر مفسدہ انجیز اختار
نام اسلام مگر رکھتے ہیں اس کا مکار
ہو گیا جس سے سے اسلام سراپا آزار
مشرقی فتنہ نیا اور بڑا سے بیدار
آہ یہ فرقہ ہے اسلام کے حق میں خونخوار
ایسا دیکھا نہیں قاتل کوئی ہم نے ہشیار
اس کے سمجھے ہی نہیں لوگوں نے خویش اسرار
ہو چکا سب پہ مقاصد کا بھی واضح اظہار
دے چکے فتوے بھی ان پر علمائے ابرار

روح فرسا ہیں زمانے کے ستم زرا اطوار
آبرو آج شریفوں کی نہیں لئے محفوظ
بن گئے ملحد و زندق ہمارے مصلح
بائی دجل و فریب آج بنے ہیں رہبر
کفر کی دیتے ہیں تعلیم سر اسر ظالم
اک نہ اک روز نیا فتنہ و شر اٹھتا ہے
پہلے قتلوں کی گچھی ہے صف ماتم اب تک
یہ بھی اسلام کے پردہ میں نیا فتنہ ہے
دیکھتے دیتا ہے حلوے میں ملا کر ہمیں زہر
خاکساروں کی سے تحریک خطرناک بہت
ہو چکی ان کے عقائد کی اگرچہ تشہیر
کفر و الحاد پہ بھی ہو چکی ان کے تنقید

سینکڑوں کذب و دروغ ان کے گرد بچھکے بھی نیک و بد کی نہ رہی آہ مسلمان میں تیز آہ جانے میں تباہی و ہلاکت کی طرف خیر خواہوں کو سمجھتے ہیں یہ دشمن ظالم بلکہ توہین و دل آزاری و بد گوئی کے ان شیاطین کے سوا خواہ کئی ناداں ہیں آہ جب قوم جہنم کی طرف جاتی ہے خود جی میں آتا ہے اسے خوب نہ ہوئے دیں جو رہ راست یہ ہیں ان کو مگر چاہئے یہ ہاتھ سے منہ سے قلم سے کریں ہم کام ایسے للہ الحمد مسلمانوں میں احساس ہے کچھ اس میں تقریر بھی سحریر بھی تنظیم بھی ہے مشرقی فتنہ کو نابود کریں گے یہی لوگ مشرقی فتنہ مٹاتے ہیں مبلغ اس کے حوصلہ مار نہ دینا کہیں پابندیوں سے اے مسیحا نفسو! آج مسیحائی کرو متحد آج جو سجادہ نشین ہو جائیں طعن و تشنیع عدو خاک میں مل جائے تمام

سخت حیرت سے مسلمان ہوں پھر انکے شکار دوست دشمن کے نہیں دیکھتے سرگز اطوار اور حق بات کے سننے کو نہیں ہیں طیار ان کی تحریروں کو پڑھتے نہیں کافر زہار چھوڑتے رہتے ہیں سروت شرارت سے شرار مذہب و دین کی طرف سے ہیں جو قطعاً ماداً اب رہ راست پہ بھی آتا ہے اس کا دشوار اپنے افعال کی پائے یہ سزا بدکردار اپنی تنظیم و حفاظت کے لئے ہوا ہشیار باقی ماندہ جو مسلمان ہیں نہ ہوں ان کے شکار کر رہی کام سے یاں مجلس خرب الانصار قابل مدح و ستائش ہیں یہاں کے آثار میری امید بندھی دیکھ کے فوجی اطوار "شمس الاسلام" بھی پھیلاتا ہے اپنے انوار بلکہ ہو اور ترقی پہ ہمارے رفتار جاں طلب آہ ہوئی جاتی ہے قوم بیمار کچھ گراں ہی نہیں پھر عسکری تنظیم کا بار آج سرگرم عمل ہوں علمائے خود دار

دے کے پیغام عمل تاج سبکدوش ہوا
عرصہ رزم میں لے آئیں محب اہد ہوار

ہدایات القرآن
عیسائیوں کے مشہور سالہ حقائق قرآن کا مبلغ روزنیز اسی رسالہ کے ذریعہ میرزا یوں کے مغالطات بھی دور ہو سکتے ہیں۔ عیسائی لاکھوں کی تعداد میں "حقائق قرآن" کو ہر سال مفت تقسیم کرتے ہیں لہذا ہدایات القرآن کی وسیع اشاعت نہایت ضروری ہے قیمت صرف ایک آنہ

برق آسمانی
جس میں میرزائے قادیان کی اپنی فلم سوا کے سوا حج و عبادت، معاملات و کارنامے تفصیل کیساتھ درج کئے گئے ہیں علاوہ نور الدین اور میرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد و غیرہ بیان کرنے کے بعد مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے میرزا یوں کا مافقہ بند کر دیا ہے رعائتی قیمت ۴

پینچر شمس الاسلام بھیرہ پنجاب

سرسکندر اور مشرقی رقابت حسد اور کشیدگی کے اسباب

(مشرقی کے اپنے قلم سے)

ذیل کا مضمون اخبار اصلاح مورخہ ۱ مارچ ۱۹۳۷ء کے افتتاحی مقالوں کے اقتباسات پر مشتمل ہے یہ مقالے مشرقی صاحب کے تحریر کردہ ہیں ان میں مشرقی صاحب نے سرسکندر کے ساتھ اپنی کشیدگی اور حکومت پنجاب کے ساتھ ”لڑہ خیز مگر ڈو“ کے اسباب کا انکشاف کیا ہے۔ اس انکشاف کے متعلق روزنامہ شہباز نے اپنے ایک شذرہ میں لکھا ہے کہ مشرقی صاحب نے سرسکندر پر واضح کر دیا ہے کہ سن دو سو سرود خواجہ تاشانیم - ہندو بارگاہ - سلطانیم -

آج کی اشاعت میں ہم ان اقتباسات کو بغیر کسی تنقید کے شائع کرتے ہیں تاکہ قارئین کو مشرقی صاحب کے دلی عراطم اور اس مقصد عزیز کا علم ہو سکے جسکے حصول کھیلنے سادہ لوح خاکسار اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں اور مشرقی صاحب کے وفادار کی قربان گاہ پر

کئی جانیں نثار ہو چکی ہیں (مدحی)

لکھنؤ کے عین وسط میں جنگ یورپ کا چھڑ جانا ہمارے نقطہ نظر سے انگریزی حکومت سے سچی دوستی کے اظہار کا ایک نادر موقع تھا اور میں نے اس نازک وقت میں جبکہ کانگریس اپنی دھمکیوں سے انگریز کو جیڈ تنگ کر رہی تھی اور سرطوت خوف وراس طاری تھا بے خوف و خطر اعلان کر دیا کہ ہم سپاس نرا خاکسار سپاہی بلا شرط اس لڑائی میں دینے کے لئے تیار ہیں میرے اقلیت سے کہ ہماری طرف سے صرف یہی اقدام ایسا تھا کہ اس کے بعد انگریزی حکومت کے ہمارے متعلق تمام شکوک رفع ہو جانے چاہیے تھے۔۔۔۔۔

سرسکندر کی ہم سے رقابت کم از کم انگریز کے ایما سے نہ تھی۔۔۔۔۔

”جنگ کے موقع پر ہم سپاس نرا سپاہیوں کی پیشکش کر کے اپنے مخالفوں کی نگاہوں میں انکشاف نہا ہو چکے ہیں۔ اور دشمن ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ہم انگریز کے ہیں۔۔۔۔۔“ ہم نے ایک ایسے آرٹے وقت میں اسلامی اخلاق کا نمونہ پیش کیا تھا کہ ہم سپاس نرا سپاہی حکومت کو بلا شرط دینے کیلئے تیار ہیں۔

پیشکش مقصد ہمارا مطلب حاشا یہ نہ تھا کہ ہزار ہا سپاہیوں کی خدمات انگریز کے حضور

”میں اس امر کا اعلان بھی ایک سے زیادہ مرتبہ کر چکا ہوں کہ مجھے انگریزی حکومت سے ہنر حکومت اس وقت ہندوستان میں نظر نہیں آتی۔ ان اعلانوں کے بعد خاکسار تحریک کے خطرناک ہونے کے متعلق تمام شکوک مٹ جانے چاہئیں۔ اور انگریز وزیر اعظم حکومت پنجاب۔ حکومت ہند حکومت انگلستان سب کو یقین ہو جانا چاہیے کہ ہم پرامن ہیں اور قانون کے پابند رہیں گے۔ پنجاب میں تحریک کی سرکاری مخالفت اگر کچھ ہو سکتی ہے تو وہ صرف جناب محترم سرسکندر حیات خان وزیر اعظم کے دم خم پر ہو سکتی ہے۔“

(خاکساروں کے مقاصد میں غلبہ اسلام سے مراد)

”ہمارے غلبہ کی آرزو جیسا کہ خود سرسکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب اسمبلی میں سرکاری طور پر تسلیم کر چکے ہیں روحانی اور دینی غلبہ ہی ہے۔“

انگریز ہمارا مخالف نہیں کم از کم انگریز کا کیریکٹر اس قدر بلند اور نیا شانہ ہے کہ وہ ایک پابند قانون اور پرامن جماعت کو ہلاک کرنے کی سعی نہ کر سکا۔

فوجی طاقت بھی مسلم لیگ کی دست نگر ہے محترم مسٹر جناب کی تاخاوندہ امداد نے ہماری حالت بہتر بنی کی بلکہ ایک حد تک ہمیں نقصان پہنچایا، مگر ہمارے لئے اس کے اصلاح میں تخریر فرماتے ہیں کہ میں نے مسٹر جناب کے پاس جا کر امداد طلب کی مگر مسٹر جناب نے کہا کہ سکندر میرے نہیں ہیں۔

رجنل اور سکندر میر دو پراس کا جو کوئے جاناں سے نامہ بر کی آمد کا انتظار

انٹرو اس کا نو ذکر ہو چکا ہے۔

والٹر اسے پراس کا جو اثر ہوا۔

وہ بھی مشرقی صاحب کی زبان سے سنئے "دیئر"

یہ امر قابل غور ہے کہ انگریز کی رحمت کے ایک گروہ کا بیس

شراسپاسیوں کی خدمات کو انگریز کی مصیبت کے وقت بلا غرض

پیش کر دینا ایک بھاری واقعہ تھا جس کی مثال غالباً اس سے

پہلے ہندوستان میں موجود نہ تھی..... لیکن حیرت و حیرت

ہے کہ آلوٹوں کا نو کرنا بھیجنے والا شخص تو چاہتا ہے کہ اس کا سامان بھیج کر

والٹر سے ہمارے جواب خط سے مشرف ہو جائے اور ہم

خاکسار چپاس ہزار جالوں کو پیش کرے گی آجنگ ٹکڑے ٹکڑے

دیکھتے پھریں کہ کوئے جاناں سے کون نامہ بر جو شنودی مزاج

خبر لاتا ہے میرا یقین ہے کہ سرکار دولتمدار کی خاموشی کا راز

بھی اسی لہجہ و حس میں ہے جو وزیر اعظم پنجاب نے خاکسار

تحریک کے متعلق حکام بالا کے دلوں میں خطرناک شکوک پیدا

کرنے میں صرف کیا ہوگا..... وزیر اعظم تحریک کی پیشکش کو

کوئی نظر سے دیکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ پنجاب میں بھرتی

صرف اسی کی وساطت سے ہو

مشرقی کا سیاسی نظریہ

مسلمان اگر اکثریت کے ظلم

سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو کثیر

تعداد میں بھرتی ہو کر انگریز پر ثابت کر دیں کہ مصیبت کے وقت

کام آنے والے اور ہندوستان کی حفاظت کرنے والے صرف ہم ہیں

کوئی اور قوم خون بہانے میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ رسالہ کے

سردق پر قرآن حکیم کی ایک شہادت اسی نقطہ نظر سے لکھی گئی

میں پیش کر کے خدا خواستہ سرسکندر کی خاندانی اور آبائی وفاداری جو کئی پشتوں سے مسلم نے انگریز کی نظر میں ہلکا اور بے وقعت کر کے ہم خود انگریز کی گودیں بیچ دیاں اور آئندہ ہم سے زیادہ دنیا میں انگریز کی دوستی کا دعویٰ کسی کو نہ رہے۔ اسی خدائے کو مد نظر رکھ کر میں نے اس نامہ میں بھی جو ہر اکیلیسنی والٹر بہادر کو دی تھی۔ خاص طور پر ذکر کر لیا تھا کہ جنگ یورپ میں موثر مدد سے قطع نظر صرف سرسکندر دے سکتے ہیں۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم

سرسکندر کے خطرات

پنجاب نے ہماری مملکت کا قطعی

فیصلہ صرف اس چپاس ہزار اسپاہیوں کی پیشکش کے بعد اور اسی

وجہ سے کیا انہوں نے سمجھا کہ خاکسار تحریک کا لیڈر انگریز کو چپاس

ہزار تربیت یافتہ اور قواعد دان سپاہی تیار اور بلا شرط دینا ہو

اور اس کے بدلے میں دنیاوی جاہ و جلال تو کیا نائب تحصیلدار

یا خان بہادری بھی نہیں مانگتا ہیں اگر بڑا زور لگاؤں گا۔ تو اس

سے میں کہ پنجاب کی پبلک پچھلے جنگ کے نتائج سے سجد

بظن ہے چپاس ہزار سے زائد بھرتی کیونکر دے سکوں گا۔

الغرض اس نذرانے کے بعد میری کا سہ لسی اور وفاداری کی

قیمت دو کوڑی نہیں رہتی۔ بنا بریں میری آئندہ ترقی بلکہ وزارت

کے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے لازم ہے کہ خاکسار تحریک کو

نیت و نابود کر دیا جائے

حکومت یوپی کے خلاف خاکساروں

مشرقی اور مشرقی

نے جو شوریں برپا کی تھی اس میں

مسٹر جناب اور مسلم لیگ نے خاکساروں کی پوری مدد کی۔ اس امداد

کا جو صلہ مشرقی صاحب کے دوبار سے مسٹر جناب اور مسلم لیگ کو عطا

ہوا اتفاقاً قابلِ حیرت ہے مشرقی صاحب نے اپنے اخبار

"الاصلاح" ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے مقالہ افتتاحیہ میں ظاہر کیا کہ

"مسٹر جناب دراصل یہ چاہتے تھے کہ خاکسار تحریک کو اپنے

ساتھ ظاہر کر کے وہ والٹر سے جنگ یورپ کی سمجھن کے

سلسلہ میں سیاسی مفاد اور ان پر ظاہر کر سکیں کہ خاکساروں کی

جریدہ الاصلاح میں ارسال کریں۔ منی آرڈر کرنے وقت صرف طور پر لکھیں کہ یہ روپیہ خاکساروں کی امداد میں صرف ہونا چاہیئے نیز منی آرڈر میں سوائے معاونت کے دوسرا روپیہ نہ ہو۔ کیونکہ یہ محکمہ الگ ہوگا۔ صوبہ سرحد راولپنڈی اور کیسلپور کے لئے خان پیر بخش خان روپیہ تقسیم کریں گے۔ اور باقی پنجاب کے لئے درخواستیں ان دونوں مرکزوں میں پہنچنی چاہئیں۔ ورنہ کوئی روپیہ تقسیم نہ ہوگا۔ معاون حضرت خوراک وغیرہ کی صورت میں معاونت براہ راست دے سکتے ہیں۔ گریہ ریل وغیرہ مقامی افسر کے ذریعے سے دے سکتے ہیں۔

سر سکندر کا غصہ سر سکندر حکومت کو میری پچاس ہزار روپیہ ان کو غصہ ہے کہ میں کیونکر زیادہ بھرتی دے سکوں گا۔ تاکہ انگریز کی نگاہ میں میری بھرتی کی قدر ہو۔

پچاس ہزار خاکساروں کی پیشکش اور حکومت ہند مشرقی صاحب کے اعلانات اور دعاوی کا قارئین نے بغور مطالعہ فرمایا

ہوگا۔ مشرقی صاحب کہتے ہیں کہ پچاس ہزار خاکسار پاسبانوں کو بلا شرط حکومت ہند کے سپرد کر دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر جناح اور سر سکندر میرے رفیق بن گئے۔ مسٹر جناح نے اس پیشکش سے اپنا سیاسی مفاد حاصل کرنا چاہا اور سر سکندر نے اس میں اپنی توہین سمجھی۔ اور حکومت ہند نے خاکساروں کو بیڑی ٹوڑیل فوج میں بھرتی کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اخبار الاصلاح مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء، مگر قارئین حیران ہو گئے۔ کہ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۰ء کو مرکزی اسمبلی کے ایوان میں سر ضیاء الدین کے ایک سوال کے جواب میں سر آر بیس ویل ہوم ممبر حکومت ہند نے بیان کیا کہ اس قسم کی کوئی پیشکش حکومت ہند کو نہیں پہنچی۔

ہوم ممبر کے اس بیان کے بعد مشرقی صاحب کی پوزیشن اور زیادہ نازک ہو گئی ہے اور ان کے میلانات ایک معرکہ سے

کہ وہ اس طرح سالاروں کو جیل کے سپرد کریں اور اگر سب سالار بھی گرفتار کر لئے تو ناممکن ہے کہ تحریک مٹ سکے جب ایک خاکسار خون میں نہ منالے۔۔۔۔۔ عزت کی موت منہ اچھا ہے غیرت مند کے لئے سرگزشتی عنوان سے موت نہیں۔۔۔۔۔ اگر بالآخر مرنا ہے تو سر خاکسار سپاہی توپ سے کٹ کر کیوں نہ مرے تاکہ وہ جسم بھی باقی نہ رہیں جنہوں نے بالآخر ہر نوع موت کو قبول کرنا ہے۔ اور خود مشرقی صاحب دہلی میں پلاؤ اور قورمہ کی پلیٹیں خالی کرتے ہیں۔ (مدیر)۔۔۔۔۔ لاہوری پولیس فردا خاکساروں کو مرعوب کر رہی ہے کہ وہ سپاہیانہ فواد سے باز آجائیں۔ مگر کوئی توجہ نہیں دیتا۔۔۔۔۔ اگر حکومت پنجاب نے ٹکڑاؤ پیدا تو ہندوستان کے پندرہ صوبوں کے صاحب الیٹا دہشتیں ہزار خاکسار سپاہی ایک ہفتہ کے اندر اندر لاہور روانہ کریں۔ ہندوستان کے تمام جانناز جن کی تعداد اس وقت ۱۳۰۰ ہے جلد از جلد پہنچتے جائیں لیکن اگر ٹکڑاؤ پیدا ہو گیا۔ تو زیادہ سے پانچ دن کے اندر اندر ہندوستان کے سرگوشے سے مر جاننا پہنچ جائے اور سر سکندر کی چارپائی کے گرد اگر دلاشوں کی سیج لگا دے۔

زیر معاونت کی مسابوینہ تقسیم مشرقی اور خاکسار کہا کرتے ہیں کہ ہماری تحریک میں چندہ نہیں اور یہ تحریک چندہ کے بغیر چل رہی ہے انکو مشرقی

صاحب کے اس اعلان کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے جو ۵ مارچ ۱۹۵۷ء کے الاصلاح میں شائع ہوا ہے مشرقی صاحب لکھتے ہیں ”زیر معاونت کی مسابوینہ اور ہوا تقسیم کے لئے پیر بخش خان سالار ادارہ مرکزی صوبہ سرحد کو مقرر کیا گیا۔۔۔۔۔ پیشوا معاونین خاکساروں کی مدد کے لئے تیار ہیں لیکن چونکہ ادارہ علیہ نے حکام ہند کر دیا ہے کہ زیر معاونت کسی کو نہ دی جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبہ سرحد راولپنڈی اور ضلع کیسلپور کی تمام معاونت کاروپہ خان پیر بخش خان کے نام بھیجا جائے پنجاب کے تمام باقی اضلاع اپنا معاونت کاروپہ براہ راست دفتر

زیادہ حیثیت میں رکھتے ہے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

لاہور کا خونین واقعہ
اور مشرقی کا اعلان

مورخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۷۷ء کو لاہور میں پولیس کے ساتھ خاکساروں کا خوفناک تصادم ہوا جس میں کچھ پولیس کے آدمی خاکساروں کے ہتھیاروں سے اور کئی خاکسار پولیس کی گولیوں سے ہلاک ہو گئے۔ مشرقی صاحب کے اعلانات رنگ لے آئے اور مارچ کے ”الاصلاح“ نے فساد کی آگ کو مشتعل کر دیا۔ اس تصادم کے متعلق مشرقی صاحب نے ۲۰ مارچ کو پریس میں بیان دیا کہ ”میں نے لاہور میں خاکساروں کے اجتماع کی مخالفت کی تھی۔ اور اس بارہ میں اپنے پیروں کے نام احکام صادر کر دئے تھے۔ اور مجھے تعجب ہے کہ میرے احکام کے باوجود خاکسار لاہور میں جمع ہو گئے۔“

۱۵ مارچ کے اصلاح میں اعلانات شائع کر نیوالے مشرقی کا یہ بیان مشرقی کی ”قابلیت“ ”جرات“ ”دیہری“ اور ”دماغی کیفیت“ کا صحیح پتہ دیتا ہے۔ خود ہی خاکساروں کو اشتغال دلایا۔ انہیں گرفتاری کے وقت مزاحمت کا حکم دیا اور خود ہی ۲۰ مارچ کو اپنی بریت کا بھی اظہار کر دیا۔

سرسر کام تیرے اے بت خود کام غلط
صبح غلط شام غلط اور سر اک کام غلط
مرکزی اسمبلی میں ۲۲ مارچ کو حکومت ہند کے ہوم منسٹر نے اعلان کر دیا۔ کہ ”لاہور کے حادثہ کی تمام ذمہ داری علامہ مشرقی پر ہے۔“

مشرقی کی گرفتاری
خاکساروں کو گرفتاری کے وقت مزاحمت کی تعلیم دینے والے

مشرقی نے اپنے آپ کو بلا مزاحمت ۲۲ مارچ کو دہلی میں پولیس کے حوالہ کر دیا۔ آپ کی گرفتاری کی اطلاع جو اخبارات

میں شائع ہوئی وہ بجنسہ درج ذیل ہے

”دہلی ۲۲ مارچ یونائیٹڈ پریس کابیان ہے کہ دہلی پولیس جب علامہ عنایت اللہ مشرقی کو گرفتار کرنے کیلئے قریب آئے۔ تو اس وقت علامہ صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے اور انہوں نے رونی صورت بنا کر سنٹرل سنٹرل پولیس سے پوچھا ”مجھے کیوں گرفتار کرتے ہو میں نے نوجوانی کے خلاف لڑنے کیلئے پچاس سزا خاں کسار کی مشیکش کی ہے۔“ اس پر سنٹرل سنٹرل پولیس نے کہا کہ میں نہیں جانتا حکومت ہند نے آپ کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کئے ہیں جس کی تعمیل میرے لئے ضروری ہے۔ علامہ مشرقی نے کہا اچھا تو میرا حقہ اوچلم بھی میرے ساتھ جیل میں لے چلو“ (روزنامہ شہباز ۲۲ مارچ ص ۷)

حکومت پنجاب کی نگاہ بدلی ہوئی دیکھ کر گرفتاری کے خوف سے مشرقی صاحب دہلی چلے گئے تھے بہتیزرائع سے سنا گیا ہے کہ حکومت ہند کے اعلیٰ و پچھلے مشرقی صاحب حیدر آباد دکن کی طرف فرار کی مکمل تیاریاں کر چکے تھے۔ مگر پولیس نے دفعتاً ان کے مکان کا محاصرہ کر کے انہیں گرفتار کر لیا۔

معاصر شہباز کا تبصرہ
معاصر شہباز نے مورخہ ۲۲ مارچ کے مقالہ افتتاحیہ میں لاہور

کے حادثہ کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا۔
”در سوال یہ ہے کہ مسلمان کے خون کو اور اس کی جان کو اس قدر اڑاں کیوں سمجھ لیا جائے۔ کہ کس اہم دینی یا ملی غرض کے بغیر ان کے اتلاف کو جائز و مباح قرار دے لیں۔ خاکساروں اور خاکساروں کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو سوچنا چاہیے۔۔۔۔ کہ دین و ملت کا کون سا اہم کام تھا جس کے لئے مسلمان کے خون کو اس قدر اڑاں کر دیا گیا۔“

افسوس ہے کہ اس سوال کا جواب نہ خاکسار حضرات

تشنہ بخش دے سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی دوسرا مسلمان یہی
عظیم النظیر قربانی کے لئے وجہ جواز پیش کر سکتا ہے
خاکساروں اور حکومت پنجاب کے درمیان خود علامہ شرقی
کے بیان کے مطابق جھگڑا یہ تھا کہ حکومت برطانیہ
کی بارگاہ میں سرسکند حیات کی رہنمائی قرب اور
ارفع مقام حاصل کرنے کے متعلق تھے۔۔۔۔۔ علامہ
مشرقی کی ان تصریحات کے بعد کون کہہ سکتا ہو کہ مسلمان
نوجوانوں کا اس مقصد کی خاطر قربان کر دینا صحیح اور
عاقلاً نہ فعل ہو سکتا ہے۔ کہ علامہ شرقی کو حکومت کی
بارگاہ میں زیادہ قرب حاصل ہو جائے۔

موضع ۲۴ مارچ ۱۹۲۶ء کی اشاعت کے مقالہ اقتصادِ حبیہ
میں ”دیر“ شہباز شحریر فرماتے ہیں کہ

”سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہمارے نزدیک یہ ہے
کہ علامہ شرقی پر جنکی ذات گراسی اخلاقی لحاظ سے
اس ہولناک واقعہ کی ذمہ داری ہے۔ قومی عدالت

میں مقدمہ نہ چلایا جائے۔ کیونکہ انہی کی غلط تعلیمات
اور ہوس قیادت نے نوجوانوں کے جذبات کو غلط طریقہ
سے برانگیختہ کر کے یہ ساری مشکلات پیدا کی ہیں۔“

خاکسار تحریک کا
عبرت ناک انجام

حکومت پنجاب نے خاکسار تحریک کو
خلافتِ قانون قرار دیا ہے حکومت
کے اس اعلان کے بعد سپاہیہ برادروں
اور اخوت کا نشان لگانے والوں کی جماعتیں معدوم ہو
چکی ہیں۔ پنجاب کے قصبات میں سر جگہ خاکسار تحریک سے
بیزاری و علیحدگی کے اعلانات ہو رہے ہیں پولیس جس خاکسار
سے دریافت کرتی ہے وہ خاکسار تحریک سے بیزاری کا اظہار
کر کے گرفتاری سے گلو خلاصی کر لیتا ہے خاکساروں کے بعض بڑے
بڑے نامور سالار آجکل لاہور و راولپنڈی میں خاکساروں کو گرفتار
کرانے اور شناخت کرنے کے فرائض انجام دے رہے
ہیں حکومت کی نگاہ بدلتے ہی سرکاری اصحاب کی نظریں بھی
بدل گئی ہیں۔

عجائباتِ مذمب شیعہ

رفض و بدعت

(از مولوی حبیب حسنا امروہوی)

میں اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ الفاظ آئے ہیں، ہوا اول
والا خ والظاہر والباطن و ہو بکل شئی علیہ
قرآن کہنا ہے کہ خدا ظاہر و باطن میں ہے مگر شیعوں کا دعویٰ
ہے کہ ظاہر و باطن علی رضی ہی علی رضی ہے۔

(۲) کتاب فضائل مرتضوی کے ص ۱۰ پر ہے
”قیامت کے روز لوائے حمد جناب امیر علیہ السلام کے
ماقہ میں ہوگا۔ اور تمام انبیاء اس کے نیچے اور وہ لوا جناب
امیر علیہ السلام کے سر پر مثل ناز کے چمکے گا۔“

(فقط) شکوۃ شریف مترجم (مطبع اولاد الاسلام امروہو جلد ۱)

(۱) کتاب فضائل مرتضوی (مطبوعہ ۱۳۲۶ھ مطبع یوسفی
دہلی کے ص ۱۰ پر ہے

یوں سوئے آفتاب علیؑ نے کیا خطاب
آئے آفتاب مجھ پہ سلام ابو ترابؑ
خوشید نے بھی حکم خدا سے دیا جواب
اے عبد حق وصی نبی م مالک الرقاب
مشیک کہ تو ہی باطن و ظاہر ہے السلام
حقا کہ تو ہی اول و آخر ہے السلام
(فقط) قرآن مجید کے پارہ ۲۴ سورۃ الحديد کے رکوع اول

۲۳ باب فضائل سداً المرسلین فصل ثانی میں ہے۔

”عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم و ید القیمۃ ولا فخر و بیدی لواء الحمد ولا فخر و ما نبی یومئذ ادم من سواہ الا تحت لوائی و انا اول من تنشق عنه الارض و لا فخر ر رواہ الترمذی) اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے روز میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ اور یہ کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ مبارک میں لواء الحمد (جھنڈا) ہو گا۔ اور میں فخر سے نہیں کہتا ہوں۔ اور اس دن کوئی پیغمبر حضرت آدمؑ اور ان کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ اور میں اول ہوں کہ ان سے زمین پھٹے اور اس پر کچھ فخر نہیں“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لواء حمیر سے ہاتھ میں ہو گا۔ اور سب انبیاء اس جھنڈے کے نیچے ہوں گے مگر شیخ صاحبان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لواء حمیر ہیں کہ فیضیلت حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کو دینا چاہتے ہیں۔

۲۴ کتاب فضائل مرتضوی کے صفحہ پر ہے یہ وہ ہے کہ کوئین کو جس نے کیا ایجاد بے چوب و ستون خمیہ گردوں کیا استاد یہ قالین ارواح سے اور خالق اجساد ناصر ہے رسولوں کا فرشتوں کا ہے استاد

۲۵ کتاب تاریخ الامم (مطبع منشی نو لکھنؤ کے صفحہ پر ہے) ”گویہ امر ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور برادر عم زاد داماد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ اور پیدائش آپ کی روبرو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی الا انہ ابتداءً خلق آدم و حواء کے تاحید دولت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبر سے سب کی مدد آپ نے فرمائی“

۲۶ کتاب تاریخ الامم کے صفحہ پر ہے

علی رضی اللہ عنہ کا مجرہ ایک اک سے نادر

علی رضی اللہ عنہ کی ذات ہے سرشتیہ یہ قادر

(خوٹے) فرقان حمید کے پارہ ۲۷۔ سورۃ الحدید کے کوع اول میں اللہ تعالیٰ کے لئے آیا ہے وہو علی کل شیء قدیر

۲۷ کتاب تاریخ الامم (مطبع منشی نو لکھنؤ) کے صفحہ ۷ پر لکھا ہے

”علی رضی اللہ عنہ آدم و حوا کو ملایا۔ آگ کو خلیل پر گلشن بنایا۔ زکریا کو آسے سے بجایا۔ یوسف کو چاہ سے نکال کر مصر میں تخت پر بٹھلایا۔ دیدہ یعقوب کو نور بخشا۔ سلیمان کو خجالت سے چھڑایا۔ رسول کو نبی ہوئی حاجت روائی علیؑ نے نوح کی کی نافذائی نہ کرتا کہ علیؑ مشکل کشائی نہ پاتا چاہ سے یوسف رہائی ملک یونس کی کی دریا کے اندر

کیا یعقوب کو یوسف سو آگاہ دوا الوب کے زخموں کی داہ عطا کی خضر کو الیاس کی راہ ہویدا آب حیاں کا کیا چاہ دیا ادریس کو حبت میں منظر علیؑ سے لوط نے کی استنات علیؑ نے کی عیاں اسکی امانت جب ابراہیم نے جاہی امانت علیؑ نے کی علیؑ نے کی اعانت رہائے تثلیث پیغمبر کا یا اور

اور اسی طرح حضرت داؤد کو النحان اور حضرت موسیٰ کو ید بیضا عنایت کیا اور جب وقت پہاڑ پر موسیٰ کو غش آیا۔ تو دستگیری فرمائی۔ آسمان پر جانے کو عیسیٰؑ کی برہبری کی“

شیعہ مذہب کے یہ عجائبات اور ان کے ایسے بیانات محتاج تصریح نہیں معاذ اللہ ان کے نزدیک حضرت علیؑ کریم اللہ وجہ کا مرتبہ تمام انبیاء سے زیادہ ہے۔ بلکہ حضرت علیؑ خدا کی اوصاف کے مالک تھے اور ان کی الوہیت کی صفات موجود تھیں۔ اللہ کریم مسلمانوں کو ایسے کفریہ عقائد سے محفوظ رکھے

امین

مسجد عنایت شاہی ٹیکسلا

اور

ڈپٹی کمشنر راولپنڈی

(منجانب مجلس منتظمہ مسجد عنایت شاہی ٹیکسلا)

ذیل کامضمون اخبار "الفلاح" یشاور کی ۱۵ مارچ و ۸ مارچ کی اشاعتوں سے نقل کیا جاتا ہے (محدیں)

ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں ایک مسجد سنی مسلمانوں کی تقریباً ایک صدی سے چلی آ رہی ہے چونکہ محلہ عنایت شاہیاں کے اٹھارے فیصدی مسلمان مزدور پیشہ اور غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اسی مجلس سادات کے بھی چند منمول گھر ہیں جو تقریباً پندرہ سولہ سال سے اپنے اصلی مذہب کو چھوڑ کر شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں ان میں بعض افراد ہندو دار و دیوار مہر دسٹرکٹ بورڈ اور حکام رس ہیں۔ سال ۱۹۳۲ء سے پہلے ان سنی شیعہ لوگوں کے آپس میں تعلقات اچھے تھے لیکن انہوں نے ۱۹۳۳ء میں شیعہ سنی مسلمانوں کو لڑانے کے ماہر مولوی محمد بشیر صاحب لکھنؤی ٹیکسلا تشریف لائے اور آتے ہی شیعہ سنی مسلمانوں کے اختلافی مسائل کی آگ کو تیرہ کے نیل سے خوب بھڑکایا۔ ان اختلافی مسائل کی اشاعت سے تنگ آ کر سنی مسلمانوں نے بھی علمائے اسلام سے مشورہ کیا اور ۱۹۳۴ء میں حکومت کی نگرانی میں مناظرہ ہوا۔ اس مناظرے میں شیعوں کو شرمناک شکست ہوئی جس کی رو سے چھپ چکی ہے۔ اس شکست کی امداد کو مٹانے کیلئے شیعہ اوجھے متھیاروں پر اتر آئے اور مسلمانوں کو معاشرتی طور پر تنگ کرنا شروع کیا۔ پشیاں بیاہ خانے کیلئے زمینوں کے راستے بند کر دیے اور دیگر طرح کے نقصانات و تکالیف دینے کی کوشش شروع کر دی اور مسلمانوں کو مسجد سے کالنے کی بھی کوشش کی مسلمان پہلے تو شیعوں کی تمام جیرہ دستیاب برداشت کرتے چلے آئے تھے۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ شیعہ اب اس سے ان کی مسجد بھی چھیننا چاہتے ہیں تو ان کا پیمانہ صبر چھلک پڑا۔ اور انہوں نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مسٹر کنگ صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی خود موقع پر

ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں ایک مسجد سنی مسلمانوں کی تقریباً ایک صدی سے چلی آ رہی ہے چونکہ محلہ عنایت شاہیاں کے اٹھارے فیصدی مسلمان مزدور پیشہ اور غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اسی مجلس سادات کے بھی چند منمول گھر ہیں جو تقریباً پندرہ سولہ سال سے اپنے اصلی مذہب کو چھوڑ کر شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں ان میں بعض افراد ہندو دار و دیوار مہر دسٹرکٹ بورڈ اور حکام رس ہیں۔ سال ۱۹۳۲ء سے پہلے ان سنی شیعہ لوگوں کے آپس میں تعلقات اچھے تھے لیکن انہوں نے ۱۹۳۳ء میں شیعہ سنی مسلمانوں کو لڑانے کے ماہر مولوی محمد بشیر صاحب لکھنؤی ٹیکسلا تشریف لائے اور آتے ہی شیعہ سنی مسلمانوں کے اختلافی مسائل کی آگ کو تیرہ کے نیل سے خوب بھڑکایا۔ ان اختلافی مسائل کی اشاعت سے تنگ آ کر سنی مسلمانوں نے بھی علمائے اسلام سے مشورہ کیا اور ۱۹۳۴ء میں حکومت کی نگرانی میں مناظرہ ہوا۔ اس مناظرے میں شیعوں کو شرمناک شکست ہوئی جس کی رو سے چھپ چکی ہے۔ اس شکست کی امداد کو مٹانے کیلئے شیعہ اوجھے متھیاروں پر اتر آئے اور مسلمانوں کو معاشرتی طور پر تنگ کرنا شروع کیا۔ پشیاں بیاہ خانے کیلئے زمینوں کے راستے بند کر دیے اور دیگر طرح کے نقصانات و تکالیف دینے کی کوشش شروع کر دی اور مسلمانوں کو مسجد سے کالنے کی بھی کوشش کی مسلمان پہلے تو شیعوں کی تمام جیرہ دستیاب برداشت کرتے چلے آئے تھے۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ شیعہ اب اس سے ان کی مسجد بھی چھیننا چاہتے ہیں تو ان کا پیمانہ صبر چھلک پڑا۔ اور انہوں نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مسٹر کنگ صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی خود موقع پر

اب ۱۹۴۰ء میں مسٹر ولیم صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے پاس ٹیکسلا کے شیعہ مہر دسٹرکٹ بورڈ ایک ایم ایل اے کو ساتھ لیکر گئے اور ایک مفروضہ داستان مظلومانہ انداز میں بیان کر کے صاحب موصوف کو یہ یقین دلادیا کہ مسجد کو شیعوں کی ہفتی مگر سنی مسلمانوں نے حیرانم سے چھین کر ہمیں نکال دیا ہے۔ چنانچہ مسٹر ولیم ٹیکسلا آئے اور مسلمانوں پر دباؤ ڈالکر صلح کروانی چاہی مگر شیعوں نے کہا کہ عدالت کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو چکا ہے۔ چھ سال امن وامان سے گزر گئے ہیں شیعوں نے اپنا امام بارہ بھی بنا لیا ہے جس میں ہم نے امداد کی ہے اب پھر اس صلح کے کیا معنی۔ اگر ان کا کچھ حق ہو۔ تو عدالت موجود ہے لیکن ڈپٹی کمشنر صاحب نے پرواہ نہ کرتے ہوئے مسجد پر دفعہ ۴۴ نافذ کر کے پہرہ لگا کر مسلمان علاقہ کو عجیب مصیبت میں مبتلا کر دیا۔ الفلاح پشاور مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء دفعہ ۴۴ کے ماتحت مورخہ ۸ فروری مطابق ۸ محرم الحرام ۱۳۵۹ بوقت ۹ بجے دن جبکہ مسلمان ہر گونہ اطمینان کیساتھ اپنے اپنے کاروبار میں گئے ہوئے تھے۔ یکایک پولیس مسجد المہنت واقعہ محلہ عنایت شاہی

ٹیکسلا کے دروازہ پر کھڑی شیعہ صاحبان کا امام بارگاہ بھی مسجد کے قریب ہی واقع تھا۔ اہل محلہ اس خیال سے کہ پولیس غالباً ایام عاشورہ کے انتظامات کے سلسلہ میں آئی ہوگی تسلی کے ساتھ کاروبار میں مصروف رہے لیکن تقویری دیر بعد یہ سن کر انکی پریشانی اور حیرانی کی کوئی انتہاء ہی کہ مسجد مذکورہ پر دھوا لگ گیا ہے اور آج سے دو ماہ تک کیسے وہ مسجد میں فریضہ نماز ادا کرنے سے محروم کرنے گئے ہیں اہل محلہ کو سادہ لوح اور احمق بن لوک الحال اور غریب طبقہ کے لوگ ہیں دن بھر سخت مزدوری کے اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں اور اس سے جو کچھ بچے وہ ہمیشہ اپنی ہی مسجد پر صرف کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ٹیکسلا میں کوئی مسجد جو بصورتی اور حسن انتظام کے لحاظ سے مسجد عنایت شایاں کا مقابلہ نہیں کر سکتی محلات عنایت شایاں سنی آبادی سے ذرا بہت کر شیعہ آبادی کے قریب واقع ہے اور شیعہ لوگ عموماً مالدار اور پیش اور اکثر ان میں سے حکام بھی میل جول رکھنے والے ہیں۔ ذیلدار امجد دار ممبر و سٹرک بورڈ بھی شیعہ ہی لوگ ہیں۔ محلہ عنایت شایاں کے سنی مسلمان جو یہ سنی اور غریب ہونے کے سبب شیعہ ہی شیعوں کے طرح طرح کے مظالم کا تجربہ منتہی بنے رہتے ہیں۔

۱۹۷۷ء میں سٹرک ٹنگ صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے مسجد کے متعلق واقعات کی تحقیقات کے بعد فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ مسجد میں اس میں شیعوں کو کسی طرح فردا فردا یا عجمی طور پر اپنے مخصوص طریق پر نماز پڑھنے کا حق نہیں ہے سٹرک صاحب نے اس فیصلہ کا ایک بورڈ مسجد کے دروازہ پر لگا دیا تھا۔ اور ایک ایک نقل سینیوں اور شیعوں کو دیدی تھی جو اب تک محفوظ ہے اس کے بعد آج تک مسجد کے بارے میں کوئی شر یا فساد دیا نہیں ہوا۔

اب چھ سال کے بعد یہ معلوم سٹرک صاحب نے کس غلط پروا لگنے کا شکار ہو کر مسجد مذکورہ پر دھوا نافذ کر دیا۔ اور سرنو فریقین کے درمیان آتش فتنہ و فساد مشتعل ہوئی مضافیہ کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں بچتہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان ہی دنوں میں عبدالرحمن شاہ (ٹیکسلاوی) دیوبند خان گوڑوی و اسلام شاہ وغیرہ پر مشتمل ایک وفد ڈپٹی کمشنر صاحب سے ملا اور یہ معلوم کیا کچھ کہا سنا۔ جس کے نتیجہ میں دفعہ مذکورہ نافذ ہوا۔

اگر یہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو صدر ارافسوں کا مقام ہے کہ جو

لوگ کل تک اپنے آپ کو حلقیں اٹھا کر سنی ظالم کے سادہ لوح سینیوں سے دو لوگوں کی بھید مانتے پھرتے تھے۔ آج سینیوں کی مساجد بند کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ کیا پھر وہ دن آئے یا نہیں ہے کیا سنی مسلمان اتنے بے غیرت ثابت ہو گئے کہ انکی اس اسلام دشمنی کے بعد بھی انہیں ووٹ دینے پر تیار ہوں گے۔

سٹرک صاحب موجودہ ڈپٹی کمشنر نے دفعہ ۱۱۷ کے نفاذ اور مسجد کی پابندی کے حوا میں حسب ذیل وجوہات پیش کی ہیں۔

(۱) مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسجد مذکورہ کے متعلق شیعہ جماعت کی طرف سے منظم ایچی ٹیشن شروع ہونے والا ہے۔ جس کے اثرات تمام صوبہ میں پھیلنے والے ہیں لاہور اور فیروز پور وغیرہ مقامات میں اس کے متعلق ریزولیشن پاس ہو چکے ہیں۔

(۲) سٹرک ٹنگ سابق ڈپٹی کمشنر کا فیصلہ مفصل ہے جسے سر دو فریق اپنے اپنے مطلب کے مطابق ڈھال کر پیش کرتا ہے ان دلائل کی منظوری ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

سٹرک صاحب نے ان دلائل کے جواب میں گزارش ہے کہ

(۱) لاہور اور فیروز پور میں کوئی جماعت کسی کی ملکیت کو غصب کرنا یا گنہگار کوئی تو حکومت بجائے اس کے کہ ان سے کوئی باز پرس کرے یا ملکیت والوں کی حفاظت کا انتظام کرے۔ اٹا ان کا حق ملکیت چھین لیتی ہے شیعہ گنج گنجی کے سلسلہ میں ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے ریزولیشن پاس کئے۔ اور اس کے اثرات بھی ہندوستان کے تمام صوبوں میں پھیلے لیکن حکومت نے سکھوں کو شیعہ گنج کی ملکیت اور قبضہ سے محروم نہ کیا۔

(۲) سٹرک ٹنگ سابق ڈپٹی کمشنر صاحب کا فیصلہ اس بارے میں اگر محض فضا تو اس وقت تک شیعہ صاحبان نے کیوں مسجد مذکورہ میں نماز پڑھنے کی کوشش نہ کی حالانکہ فیصلہ مذکور کی شرح وہ وقت اپنے مطلب کے مطابق کر سکتے تھے سٹرک ٹنگ اور ان کے بعد دو ڈپٹی ایڈمنسٹریٹرز گزر جاتے ہیں لیکن شیعہ لوگ مسجد مذکورہ میں نماز نہیں پڑھتے۔ آج سٹرک صاحب کے دوران حکومت میں شیعہ ان پر کس طرح عمل ہو جاتی ہے اسکے علاوہ سٹرک صاحب و رکنگ نے فیصلہ کے وقت بدلیہ منادی تمام شہر میں اس امر کی تشریح کرائی تھی۔ کہ کوئی شیعہ تنہا یا باجماعت مسجد مذکورہ میں نماز نہیں پڑھ سکتا جسے ٹیکسلا کے تمام ہندوؤں یا سکھوں مسلمانوں اور شیعوں نے سنا کیا سٹرک ٹنگ صاحب

ہماری تحریک کا مقصد یہ ہے کہ سنیوں کو مسجد کے اندر داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے اور ان کی ملکیت کو غصب نہ کیا جائے۔